U64490 14-12-09

Title - SALAATO WASALAAM.

Creator - Ahmad Saeed

Publisher - Deeni Book Dipo (Delhi).

Date - 1939

Pages - 64

Subjects - Islam - Aqayad.

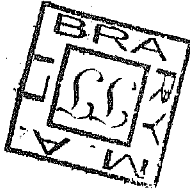
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ نافعہ در فضائل درود وسلام از تالیف

حضرت مولانا الحافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند

المعروف بہ

صلوٰۃ وسلام



باجازت

مولٰنا ممدوح الصدر و باہتمام

مینجر دینی بک ڈپو کوچہ ناہر خاں - دہلی

در محبوب المطابع واقع دہلی طبع گردید

تیسرا ایڈیشن

قیمت صرف ۵ ر

شفاعت ۱۹۲۹ء تحریر نمود

اپنے انجام کا فکر کیجئے

مسلمانو! دنیا چندروزہ ہے۔ آپ اس چندروزہ دنیا اور فانی زندگی کے لئے کس قدر جدوجہد کرتے ہیں۔ شب و روز یہی دھن ہے کہ کسی طرح فارغ البالی اور خوش حالی میسر ہو۔ لیکن آپ کو اس عالم کا بھولے سے بھی خیال نہیں آتا۔ جہاں آپ کو ہمیشہ رہنا ہے۔ دنیا کی تمام خوش حالیاں بیکار ہیں اگر انجام بخیر نہیں۔ دنیا میں محل بنا چکے جنت میں بھی محل بنا لیجئے۔ آپ کے شفیق و مہربان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آسان طریقے بتائے ہیں جن کو اختیار کرکے آپ جنت کی نعمتوں سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ ان آسان طریقوں سے آگاہ ہونے کے لئے

جنّت کی کُنجی

ملاحظہ کیجئے جسے حضرت مولانا نے احادیث کی معتبر کتابوں سے تالیف فرمایا ہے۔ اُردو میں یہ پہلی کتاب ہے اور ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے اِس کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔ اس میں بہت سی آسان باتیں درج ہیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں اور جن پر عمل کرنے سے آپ جنّت کے حقدار بن جائیں گے۔ اِس کتاب میں ۱۲۳۵ حدیثوں کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہے جن میں جنّت کی خوش خبری دی گئی ہے اور پوری کتاب ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ **قیمت**:۔ فی جلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک +

دوزخ کا کھٹکا

اِس کتاب میں ان تمام احادیث کا صاف اور شستہ اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے جن کا تعلق اعمال سیئہ سے ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کے لئے جو اعمال سیئہ اور خبیثہ کا ارتکاب کرتے ہیں جن الفاظ میں وعید فرمائی ہے اور خدا کے غضب سے ڈرایا ہے اُن تمام احادیث کو مختلف عنوانات کے ماتحت جمع کر دیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں ترغیب اور ترہیب کا ایک بہترین مجموعہ ہیں۔ دوزخ کے کھٹکے میں ۸۸۴ احدیثوں کا ترجمہ ہے۔ دونوں کتابوں میں دو ہزار سے زائد احادیث کا ترجمہ ہے جنّت کی کنجی اور دوزخ کے کھٹکے کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُردو زبان میں آجتک اتنا بڑا ذخیرہ ترغیب و ترہیب کا سوائے ان دو کتابوں کے نہیں ملیگا۔ دونوں کتابیں اِس قابل ہیں کہ اسلامی اسکولوں کے نصاب میں داخل کیجائیں ان دونوں کتابوں کے متعلق دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ جو شخص ان کتابوں کا مطالعہ کر لے وہ اوامر اور نواہی کے بہت بڑے حصّے سے واقف ہو سکتا ہے۔ ان کتابوں کا مطالعہ کرنے والا بہترین واعظ بن سکتا ہے ہر حدیث کے نیچے کتاب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے اُردو اتنی دلچسپ ہے کہ شروع کرنیکے بعد چھوڑنیکو جی نہیں چاہتا قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲؍

نوٹ:۔ اِن کتابوں کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں۔ قرآن مجید۔ حمائل شریف وغیرہ فرمائش آنے پر "دینی بکڈپو۔ کوچہ ناہرخاں دہلی" سے روانہ کیجاتی ہیں۔



ضروری اِعلان

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب دامت برکاتہم نے ۱۳۳۰ھ ہجری میں ایک رسالہ درود شریف کے فضائل میں لکھا تھا جو طبع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا تھا۔ اس رسالہ کا نام "تحفۃ المحبین روضۂ سیّد المرسلین" تھا۔ ایک عرصہ سے مولانا کے احباب اور مخلصین کا یہ اصرار تھا کہ اس رسالہ کو نظر ثانی کے بعد دوسری مرتبہ طبع کرایا جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا موصوف نے باوجود کثرت مشاغل کے اس رسالہ پر نظر ثانی فرمائی اور چند مقامات پر ترمیم و اضافہ کے بعد منیجر دینی بک ڈپو کو اس کی اشاعت کی اجازت عنایت کی اور اب کی دفعہ اس کا نام مولانا نے "صلوٰۃ وسلام" رکھا۔

چونکہ مولانا کی اجازت سے اب یہ کتاب تیسری مرتبہ دینی بکڈپو کے اہتمام و انتظام سے شائع کی جارہی ہے۔ اس لیے کوئی صاحب اس کے کل یا جز کو مالک دینی بک ڈپو کی اجازت کے بغیر شائع نہ کریں۔ ورنہ ہر قسم کے نقصان کے ذمہ دار اور قانونی کارروائی کے مستحق ہوں گے +

(حافظ) محمد سعید۔ منیجر دینی بک ڈپو
بیت السعید کوچہ ناہرخاں۔ دہلی



ایک مخلصانہ گذارش

حامداً و مصلیاً۔ ایک عرصہ ہوا کہ میرے ایک دوست نے میری چند تقریروں کا ایک مجموعہ شائع کیا تھا۔ یہ تقریریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ مقدس و مطہر میں درود و سلام پیش کرنے کے سلسلے میں کی گئی تھیں۔ اگرچہ ناشر نے ان تقریروں کی اشاعت کا خاص اہتمام کیا تھا۔ لیکن کتابت و طباعت میری منشار کے موافق نہ ہوئی۔ اب کچھ دنوں سے میرے بعض احباب یہ تقاضا کر رہے تھے کہ اس رسالے کو دوبارہ نظر ثانی کے بعد شائع کیا جائے مگر عدیم الفرصتی کے باعث مجھ کو موقعہ میسر نہ آتا تھا۔ حسن اتفاق سے امسال برما کا سفر پیش آگیا۔ اور میں نے سفر میں اس رسالے پر نظر ثانی کی۔ سفر میں کتابوں کا ملنا دشوار تھا اس لئے تکمیل نہ ہوسکی۔ لیکن الحمد للہ سفر کی واپسی پر دہلی پہنچتے ہی میں نے اس رسالہ کو دوبارہ مرتب کرلیا۔ چونکہ منیجر دینی بک ڈپو میری تصانیف کو خاص اہتمام کے ساتھ طبع کراتے ہیں۔ اس لئے میں نے اس کی اشاعت کا حق اُنہی کو دے دیا۔ کتابوں کا نام رکھنے میں چونکہ میں مسلمانوں کے عوام کا خاص طور پر لحاظ رکھتا ہوں۔ اس لئے میں نے اس دفعہ اس کا نام بجائے تحفۃ المحبین کے صلوٰۃ و سلام رکھا۔ یہ رسالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔

مجھے امید ہے اس رسالے کے مطالعہ کرنے والے مجھے دعا میں فراموش نہ کریں گے۔

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ

۱۵ / مارچ سنہ ۱۹۳۰ء

پہلا باب

اس باب میں ان آثار و احادیث کو جمع کیا ہے جن میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجنے کے فضائل اور درود شریف کو ترک کرنے کی خرابیاں اور نقصانات کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ شخص مجھ سے قریب ہوگا۔ جس نے بکثرت مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔

(ترمذی۔ ابن حبان)

(۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ جمعہ کے دن کا درود میرے روبرو پیش کیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۳۔ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے تو یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (مستدرک)

۴۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپؐ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار دیکھ کر عرض کیا یا رسولؐ اللہ آج اس قدر مسرت کے آثار کیوں ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوطلحہ کیا یہ خوشی کی بات نہیں ہے کہ مجھ سے

جبریل نے کہا ہے جو شخص آپ کی امت میں سے آپ پر ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ تعالےٰ اس کے دس گناہ معاف کردے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

صاحب مصابیح نے اس طرح نقل کیا ہے آپ نے فرمایا مجھ سے حضرت جبریل نے آکر کہا کہ آپ کا رب اس طرح ارشاد فرماتا ہے کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ جب آپ پر آپ کی امت کا کوئی شخص درود پڑھے تو میں اس پر دس بار درود پڑھوں۔ اور جب تم پر کوئی سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسپر دس بار درود بھیجتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کردیتا ہے۔ اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے۔ اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (نسائی ، طبرانی)

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہو تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس کردیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے دوں (ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ عالم شہود اور عالم استغراق سے میری توجّہ سلام بھیجنے والے کی جانب مائل کردیتے ہیں اور میں سلام کا جواب دے دیتا ہوں۔

۷۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں آپ پر کثرت سے درود پڑھا کرتا ہوں میرے لیے ایک تعداد مقرر کر دیجیے تاکہ اس کو پورا کر لیا کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر تمھارا دل چاہے اسی قدر پڑھا کرو۔ میں نے عرض کیا اپنے اوقات میں سے ایک چوتھائی وقت مقرر کردوں۔ فرمایا جس قدر تم پسند کرو اگر اور زیادہ ہو سکے تو بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف وقت درود شریف کے لیئے مقرر کردوں اور باقی نصف

دوسرے وظائف کے لئے۔ آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو اور اگر زیادہ ہو تو تمہارے لیئے اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تمام اوقات میں درود ہی پڑھا کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر ایسا کروگے تو تمہارے تمام تفکرات اور پریشانیوں کی کفالت کر لی جائے گی۔ اور تمہاری خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ (ترمذی۔ مستدرک)

مطلب یہ ہے کہ اگر تم تمام وقت اپنا ورد و درود پڑھنے میں خرچ کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا ضامن اور کفیل ہوگا۔

۸۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت اسی کام کے لیئے مقرر کر رکھی ہے۔ جو سیاحی کرتی رہتی ہے اور میری امت میں سے جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اس سلام کو یہ فرشتے میرے پاس پہنچا دیتے ہیں۔ (مستدرک۔ ابن حبان)

۹۔ جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن میں مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسی سال کی خطائیں اس بندے کی معاف کر دیتا ہے۔ (روض الفائق)

۱۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں درود پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ ستر رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اور فرشتے اس کے لیئے ستر بار دعا کرتے ہیں۔

(طبرانی۔ مستدرک)

۱۱۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن عرش الٰہی کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے اشخاص کو خاص طور پر عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(۱) جس نے میرے اُمتی کی مصیبت کو حل کیا اور اس پر سے تنگی کو رفع کرادیا۔

(۲) جس نے میری سُنت کو زندہ کیا۔

(۳) وہ شخص جس نے مجھ پر بکثرت درود پڑھا۔ (دیلمی)

۱۲۔ کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ

الصلوٰۃ والسلام پر وحی آئی۔ اے موسیٰ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تم کو پیاس کی تکلیف نہ ہو حضرت موسیٰ نے عرض کی ہاں میری خواہش یہ ہے کہ قیامت کے دن مجکو پیاس نہ لگے۔ حضرت حق نے ارشاد فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کثرت سے پڑھا کرو۔ (اصبہانی)

۱۳۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اور اس کا درود قبول ہوگیا تو اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (اصبہانی)

۱۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں اس درود کو خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ فرشتوں کے ذریعہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

۱۵۔ قیامت کے دن قیامت کے خطرات سے وہ شخص زیادہ محفوظ رہیگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرتا ہے۔ (سعایہ)

۱۶۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو یہ درود کی کثرت تمھاری پاکی اور طہارت کا موجب ہوگی۔ (ابو یعلی)

۱۷۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود شریف پڑھے۔ (نسائی۔ طبرانی۔ ابو یعلی)

۱۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو میرا ذکر کرے اسکو چاہیئے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ (ابو یعلی)

۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مجھ پر درود پڑھا کرو۔ تمھارا درود مجھے پہنچتا ہے۔ خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی)

مطلب یہ ہے کہ تم قبر کے قریب ہو تو میں خود سُن لیتا ہوں۔ اور دُور ہو تو فرشتے پہنچا دیتے ہیں۔

۲۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جبریل سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ کو خوش خبری سنائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا۔ اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یہ بشارت سن کر شکر کا سجدہ ادا کیا۔ (مستدرک)

۲۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتہ اس درود کو میرے پاس لے کر پہنچتا ہے اور اس شخص کا نام لے کر کہتا ہے یا رسول اللہ فلاں آپ کا امتی آپ پر ان الفاظ کے ساتھ درود بھیجتا ہے۔ (معارج)

۲۲۔ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ درود پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالےٰ کے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اب اس شخص کو اختیار ہے خواہ مجھ پر زیادہ درود پڑھے یا کم پڑھے۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ہر روز مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے ان سو میں ستے تیس دنیا کی اور باقی آخرت کی (فضائل درود شریف)

۲۴۔ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی شخص نے کتاب میں میرا نام لکھتے وقت مجھ پر درود بھیجا تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا اس وقت تک فرشتے اس شخص کے لیئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

۲۵۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے قیامت میں اس کے لئے میری شفاعت ہو گی۔ (طبرانی)

۲۶۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ

درود شریف پڑھے گا وہ مرنے سے قبل ہی اپنی جگہ جنت میں دیکھ لے گا۔ (سعایہ)

۲۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس شخص پر فرشتے درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر درود بھیجتا ہے اور جب اللہ تعالےٰ درود بھیجتا ہے تو پھر کوئی چیز آسمان و زمین میں سے ایسی نہیں جو اس پر درود نہ بھیجے۔ (معارج)

۲۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک بندہ قیامت میں اپنی خطاؤں کے باعث دوزخ کے فرشتوں کی نگرانی میں دے دیا جائے گا۔ وہ فرشتوں سے دریافت کرے گا میرے لئے کیا حکم ہوا۔ فرشتے کہیں گے تجھ کو دوزخ کا حکم ہوا ہے۔ یہ کہے گا دوزخ میں لے جانے سے پیشتر مجھ کو اتنی مہلت دو کہ میں اپنے اعمال پر دل کھول کر ایک دفعہ رولوں۔ فرشتے اس کو اجازت دے دیں گے۔ یہ اپنی بدقسمتی پر اس طرح پھوٹ پھوٹ کر روئے گا کہ بجائے آنسوؤں کے آنکھوں سے خون جاری ہوجائے گا۔ فرشتے کہیں گے اگر تو دنیا میں خدا کے خوف سے تھوڑا سا بھی روتا تو آج تجھ کو رونے کی ضرورت نہ تھی، یہ کہے گا مجکو تو دوزخ کا خیال ہی نہ تھا میں تو اللہ تعالےٰ کی رحمت پر بھروسہ رکھتا تھا فرشتے کہیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حق کی حضوری میں تشریف لے گئے ہیں۔ جب وہاں سے فارغ ہو کر آئیں تو ان سے شفاعت کی درخواست کیجیو۔ شاید تیرے حق میں شفاعت قبول ہوجائے۔ یہ شخص حضور کا اسم مبارک سُن کر چیخنا شروع کرے گا۔ وا محمداہ وا محمداہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائیں گے اور تمام حالات دریافت کریں گے۔ اور جب اس بندے کا نام اور نسب وغیرہ معلوم کرلیں گے تو

فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ایک دفعہ اس کے اعمال کا پھر وزن کرو۔ چنانچہ فرشتے دوبارہ وزن کریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نورانی صحیفہ اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے۔ جس سے اس شخص کی نیکیاں گناہوں سے بڑھ جائیں گی، اور اس شخص کو جنّت میں جانے کا حکم ہوجائے گا۔ یہ شخص جنت کی بشارت سُنکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کرے گا یا رسول اللہ یہ کاغذ کیسا تھا جس کی وجہ سے میری نیکیاں بھاری ہوگئیں اور مجھ کو جنّت کا حکم ہوگیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم فرمائیں گے تونے دنیا میں مجھ پر درود بھیجا تھا اس کاغذ میں وہ درود لکھا ہوا تھا۔ جو شخص مجھ پر درود پڑھتا تھا فرشتے اس کا نام اور اس کا پورا پتہ میرے رجسٹر میں درج کرا دیتے تھے۔

ابن ابی الدنیا نے اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ قیامت میں حضرت آدم علیہ السلام ایک مشک کے ٹیلے پر تشریف رکھتے ہوں گے وہ دیکھیں گے کہ اُمتِ محمدیہ کے ایک شخص کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو اطلاع دیں گے کہ آپ کے امتی کو فرشتے دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ آپؐ اُسی وقت سراسیمہ و پریشان اس شخص کے پاس پہنچیں گے اور اس کا نام اور پتہ وغیرہ معلوم کرنے کے بعد فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اس کے اعمال ایک دفعہ اور وزن کرو۔ مگر فرشتے عرض کریں گے یا رسول اللہ اس کو دوزخ میں پہنچانے کا حکم ہوچکا ہے اب ہم کس طرح اس کے اعمال کا دوبارہ وزن کرسکتے ہیں۔ فرشتوں کے انکار کو سُنکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حق کی جانب متوجہ ہوں گے اور جناب باری میں عرض کریں گے۔ حضرت حق کی جانب سے ملائکہ کو ارشاد ہوگا محمدؐ کی اطاعت کرو۔ اور اس بندے کے اعمال دوبارہ وزن کرو جب دوبارہ اس شخص کے اعمال وزن کیئے جائیں گے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم ایک صحیفہ نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے۔ جس سے

نیکیاں وزنی ہو جائیں گی۔ یہ بندہ عرض کرے گا آپ کون ہیں جن کی وجہ سے میں دوزخ میں جانے سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہو رہا ہوں۔ آپ فرمائیں گے میرا نام محمدؐ ہے یہ عرض کرے گا یا رسول اللہؐ یہ کاغذ کیسا تھا؟ جو آپ نے نیکیوں کے پلڑے میں رکھا تھا۔ آپ فرمائیں گے تو نے دنیا میں مجھ پر درود پڑھا تھا اور فرشتوں نے وہ درود تیرے پورے پتہ کے ساتھ میرے پاس نوٹ کرا دیا تھا یہ وہ درُود تھا جس نے تیری نیکیوں کو گنا ہوں سے بڑھا دیا۔

۲۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو سماع کی طاقت بخشی ہے یعنی ان کو سننے کی قوت بہت زیادہ عطا کی گئی ہے۔

(۱) جنت۔ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرتا ہے تو جنت عرض کرتی ہے۔ الٰہی تیرا فلاں بندہ مجھ کو طلب کر رہا ہے۔ اُس کے لیئے میری نعمتیں وقف کر دے۔

(۲) دوزخ۔ جب کوئی بندہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے تو دوزخ حضرت حق کی بارگاہ میں عرض کرتی ہے الہ العالمین تیرا فلاں بندہ مجھ سے پناہ مانگ رہا ہے اس کو پناہ دے دے اور میرے عذاب سے اس کو محفوظ رکھ۔

(۳) وہ فرشتہ جو درود پر مؤکل ہے جب کوئی بندہ مجھ پر کہیں درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ سن لیتا ہے اور فوراً مجھ سے عرض کرتا ہے یا رسولؐ اللہ فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ (معارج)

۳۰۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی بندہ مجھ پر درود

پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُس درود کی برکت سے ایک بہت بڑا فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ فرشتہ حضرت حق کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ مَا دَامَ يُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّكَ

یعنے الٰہی جب تک یہ آپ کا بندہ آپ کے نبی پر درود پڑھتا رہے آپ اس پر اپنی رحمت نازل کرتے رہیئے۔ (معارج)

۳۱۔ جو شخص مجھ پر جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن میں سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ موکل کر دیا جاتا ہے جو مرنے کے وقت اس کے پاس جنت کی بشارت کا تحفہ اس طرح لے کر آتا ہے جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہدیہ لے کر جایا کرتے ہو۔ (معارج)

۳۲۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالےٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اس بندے کا کوئی گناہ نہ لکھو۔ (معارج)

۳۳۔ جب کوئی شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتا ہے اور اس کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بھی کہتا ہے تو یہ دونوں کلمے اس کے منہ سے سبز پرندے کی شکل میں نکلتے ہیں۔ یہ سبز پرندے عرش کے قریب جا کر مضطرب ہو کر پھڑ پھڑاتا ہے۔ حضرت حق کا ارشاد ہوتا ہے۔ اے میرے اور میرے نبی کی تعریف کے مجموعے ٹھہر جا یہ پرندہ عرض کرتا ہے۔ الٰہی کیوں کر قرار حاصل کروں ابھی تک ان کلموں کے پڑھنے والے کی مغفرت اور بخشش کا اعلان تو ہوا ہی نہیں۔ دوبارہ اس پرندے کو پھر سکون کا حکم ہوتا ہے لیکن یہ پھر بھی یہی عرض کرتا ہے۔ تیسری مرتبہ ارشاد ہوتا ہے ٹھہر جا میں نے اس بندے کو بخش دیا۔ اور اس کی خطائیں معاف کر دیں۔ (معارج)

۳۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں معلق رہتی ہیں جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھا جائے۔ (طبرانی)

۳۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے دعا آسمان وزمین کے درمیان معلّق رہتی ہے جب تک اپنے نبی پر درود نہ پڑھو۔ دعا آسمان پر نہیں جاتی۔

(ترمذی)

۳۶۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد اس نے کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے پاس تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے نمازی تو نے دعا میں بہت جلدی کی تجھ کو چاہیئے تھا کہ پہلے خدا کی حمد بیان کرتا پھر مجھ پر درود بھیجتا اور پھر دعا کرتا۔ یہ سن کر وہ شخص جلدی سے اُٹھا اس نے دوبارہ نماز پڑھی۔ نماز کے بعد خدا کی حمد وثنا بیان کی حمد وثنا کے بعد درود پڑھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایھا المصلی ادع تجب) اے نمازی اب دعا کر ضرور قبول ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

۳۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن نماز پڑھ رہا تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع شیخین کے تشریف رکھتے تھے۔ میں نے نماز کے بعد خدا کی حمد وثنا بیان کی۔ حضورؐ پر درود بھیجا۔ پھر دعا مانگنے لگا تو حضور نے فرمایا سل تعطہ مانگ جو مانگے گا وہ ملے گا۔ (مشکوٰۃ)

۳۸۔ صاحب درمنثور حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے لوگو! تم میرے سامنے مع ولدیت کے نام بنام پیش کیئے جاتے ہو۔ پس تم کو چاہیئے کہ اپنے کو درود شریف سے آراستہ کیا کرو۔

۳۹۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک آنے والے آکر کہا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے۔ یہ سُن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسولؐ اللہ

میں اپنے اوقات میں سے آدھا حصّہ درود کے لیے مقرر کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے۔ اُس نے اُسی وقت کہا حضور میں تو اپنے تمام اوقات کو درود خوانی کے لیے وقف کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اب تیری تمام دینی اور دنیاوی ضرورتوں کی کفالت رب العالمین نے اپنے ذمّے لے لی (درمنثور)

۴۰۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہو کہ ایک دن صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم حضوؐر سے آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ کی تفسیر دریافت کر رہے تھے۔ آپ نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا میں تم کو ایک خاص بات بتاتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے میرے پاس دو فرشتے مقرر کیئے ہیں جب کوئی بندہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود پڑھتا ہے تو یہ فرشتے اس کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہیں۔ ان فرشتوں کی دعا پر اللہ تعالےٰ اور دوسرے فرشتے آمین کہتے ہیں، اور جب کوئی بندہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو یہ دونوں فرشتے اس کے لیے بد دعا کرتے ہیں اور ان کی بد دعا پر اللہ تعالیٰ اور دوسرے فرشتے آمین کہتے ہیں (درمنثور)

۴۱۔ صلوا علیّ صلی اللہ علیکم تم مجھ پر درود پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر درود پڑھے گا۔ (درمنثور)

۴۲۔ من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وملئکتہ سبعین صلوٰۃ۔ جو شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستّر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (مصابیح السنۃ)

۴۳۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا کان بولنے لگے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آپ پر درود پڑھے۔ اور

درود کے بعد یوں کہے۔ جس نے مجھ کو یاد کیا ہو اللہ تعالیٰ اس کو رحمت اور خیر سے یاد فرمائے۔ (طبرانی)

۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اس کا پاؤں سن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا جو تجھ کو زیادہ محبوب ہو اس کا نام لے اُس نے کہا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ کہتے ہی اس کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔ (ابن السنی)

۴۵۔ ابو موسیٰ مدینی نے ایک ضعیف سند سے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی چیز بھول جایا کرو تو مجھ پر درود پڑھا کرو وہ چیز یاد آجایا کرے گی۔ (فضائل درود شریف)

۴۶۔ قیامت میں جب کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اُنگل کا پرچہ اس کے نامۂ اعمال میں رکھ دیں گے جس سے اس کی نیکیاں بھاری ہو جائیں گی۔ وہ کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کون ہیں۔ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے اور یہ انگل بھر کا پرچہ کیسا ہے جس نے میری نیکیاں بھاری کر دیں۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ وہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیرے وقت پر تیرا حق ادا کر دیا۔ (حصن حصین حاشیہ)

تارک درود پر وعید

۴۷۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس مجلس میں اللہ تعالےٰ کا ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو قیامت کے روز وہ مجلس سر کار مجلس پر حسرت ہو گی گو ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ (ابن حبان۔ ابو یعلی)

مطلب یہ ہے کہ اگر مجلس خیر کی تھی تو ثواب بہر حال ملے گا اور جنّت بھی مل جائیگی لیکن ذکر الٰہی اور درود رسالت پناہی کے ترک کی حسرت ضرور ہوگی۔ اور یہ کوتاہی درجات کی کمی کا موجب ہوگی۔

۴۸۔ حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ میں نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھ کر کہا آپ کا چہرہ کیا ہی نورانی چہرہ ہے۔

آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اس کے لیے بڑی خرابی ہے جو قیامت میں اس چہرے کو دیکھنے سے محروم رہے۔ میں نے عرض کیا حضور وہ کون بدقسمت انسان ہے جو اس شکل کے دیدار سے محروم رہے گا۔ فرمایا بخیل۔ میں نے عرض کیا۔ بخیل کون؟ فرمایا جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

(ترمذی۔ مستدرک)

۴۹۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا وہ شخص برباد ہو جسکے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

۵۰۔ اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر درود نہیں پڑھا۔ (در منثور)

۵۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا۔ وہ جنّت کی راہ سے بھٹک گیا۔ (ابن ماجہ۔ حافظ ابونعیم)

۵۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت میں ہے۔ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ممبر پر چڑھتے ہوئے ہر سیڑھی پر آمین آمین فرمایا۔

خطبہ کے بعد لوگوں نے اس خلاف معمول آمین کے متعلق سوال کیا تو سرکارؐ نے فرمایا جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو حضرت جبریلؑ امین تشریف

لائے اور انہوں نے فرمایا برباد ہو وہ شخص جس نے رمضان کا پورا مہینہ پایا اور بخشش سے محروم رہا۔ میں نے کہا آمین۔

جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا برباد ہو وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ میں سے دونوں کو یا ایک کو پایا اور پھر بھی مغفرت سے محروم رہا میں نے کہا آمین۔

جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریلؑ امین نے کہا ملیامیٹ اور برباد ہو وہ شخص جس نے آپ کا نام مبارک سُنا اور آپ پر درود نہ پڑھا میں نے کہا آمین۔

(درمنثور)

۵۳۔ جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوئی اور مجھ پر درود پڑھے بغیر اس مجلس سے اٹھ گئی تو وہ ایک بدبودار مردار پر سے اٹھی یا ایک مرے ہوئے گدھے کی لاش پر سے اٹھی۔ (درمنثور)

مطلب یہ ہے کہ اس مجلس میں خیر و برکت نہ ہو گی۔

۵۴۔ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے حضورؐ پر سلام بھیجنا غلاموں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

(درمنثور)

ہر چند کہ اس باب میں اور بھی احادیث و آثار بکثرت موجود ہیں لیکن شائقین عمل کے لیے مختصر ہی کافی ہے۔ اب اس باب کو مولانا عبدالرحمٰن صاحب راسخ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک غزل پر ختم کیا جاتا ہے۔

بہتر ہے سب وظیفوں سے پڑھنا درود کا
دیتا ہے حکم بندوں کو مولا درود کا

وردِ درود رکھتے ہیں سارے ملائکہ
بالا ہے اللہ اللہ یہ رتبہ درود کا

پڑھ لیجئے رب صل وسلم علے النبی
لازم ہے مومنوں کو وظیفہ درود کا

جو مومنین بھیجتے ہیں صدق قلب سے
پیش حضور جاتا ہے تحفہ درود کا

افضل ہی سب سے وہ جو تشہد میں ہی درود
کب غیر کا کلام ہے ہمتا درود کا

راسخ مرا وظیفہ درود و سلام ہے
عاشق رسول کا ہوں ہیں شیدا درود کا

MK

دوسرا باب

اس باب میں آیت اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ۔ کے متعلق چند اشارات و نکات کا ذکر ہے۔

اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

(بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پیغمبر پر بکثرت درود و سلام بھیجا کرو)

قرآن شریف میں حضرت انبیا علیہم السلام کی فضیلت کا مختلف الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کو مسجود ملائک فرمایا گیا اور اصطفا اور اجتبا کے برگزیدہ لقب سے مشرف کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی شکرگزاری کا اعتراف کیا گیا۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے علو مرتبت اور رفع درجات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا۔ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا وَّ رَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا۔

(بیشک وہ ایک راست باز نبی تھا جس کو ہم نے بہت بلند مرتبہ عنایت فرمایا تھا۔)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دوستی کا اعلان کیا گیا۔

وَاتَّخَذَ اللہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا۔ (اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کو اپنا خالص

دوست بنایا تھا)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد کے لقب سے نوازا گیا۔
انہٗ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا (بلا شبہ وہ اپنے وعدے کے بڑے پکے تھے اور وہ رسول اور نبی تھے)

حضرت زکریا علیہ السلام کو اپنی عبدیت اور اولاد کی بشارت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت یحیےٰ علیہ السلام کو قوۃ۔ حکم۔ پاکیزگی۔ پرہیزگاری کے ممتاز القاب سے نوازا۔ واتینہ الحکم صبیا وحنانا من لدنا وزکوۃ وکان تقیا۔ (اور ہم نے ان کو ان کے لڑکپن میں ہی دین کی سمجھ۔ قلب میں رقت وخوف اور صفائی ستھرائی کا شوق عطا فرمایا تھا۔ اور وہ بڑے پرہیزگار رہتے۔)

حضرت داؤد علیہ السلام کو خلافت اور حکومت دی گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو مقدمات کا فہم دیا گیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق صابر اور اوّاب فرمایا۔
انا وجدنٰہ صابرا نعم العبد انہ اواب۔
(ہم نے اس کو سہار کرنے والا پایا وہ خوب بندہ تھا وہ بہت رجوع کرنے والا تھا)

حضرت اسحاق اور یعقوب علیہما السلام کو اصحاب قوۃ اور اصحاب بصیرۃ میں شمار فرمایا۔

سیدنا موسےٰ علیہ السلام کو شرف کلام اور قرب کی عزت سے مشرف فرمایا۔ اور شرح صدر سے نوازا۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی فصاحت وبلاغت کا اعلان کیا گیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وجاہت دینی ودنیوی اور ان کے تقرب کو

سراہا گیا وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین۔

(دنیا اور آخرت میں ذی عزت اور مقربین میں سے ہے)

جس طرح مختلف انبیا علیہم السلام کے فضائل و مناقب کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت اور آپ کے جاہ وجلال اور آپ کی عزت و مرتبت اور آپ کے قرب وحضوری کو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ الخ

یعنے اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور جو کام اللہ تعالےٰ کرتا ہے اور جو خدمت اس کے فرشتے انجام دیتے ہیں مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے تم بھی اس مبارک کام میں ہمارے شریک ہو جاؤ۔ اور دین و دنیا کے محسن اعظم کے احسان کا حق اس طرح ادا کیا کرو کہ ان کی ذاتِ گرامی پر تم درود اور سلام بکثرت بھیجا کرو۔ مسلمانوں کی اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو گی کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے ساتھ ایک فعل میں شریک فرما لیا۔

شرکت اسمی اور فعلی

جس طرح اللہ تعالےٰ نے درود میں مسلمانوں کو اپنے ساتھ شریک ہونے کا حکم دیا ہے اسی طرح بعض اور مقامات میں بھی اپنے ساتھ مسلمانوں کا نام لیکر عزت افزائی فرمائی ہے۔ اگرچہ ہمیں خوش قسمتی سے حضرتِ حق کے اسمار جلیلہ میں سے ایک نام کے ساتھ بھی شرکت حاصل ہے۔ ایمان والوں کو قرآن میں جا بجا یاایھا الذین اٰمنوا کے اعزازی لقب سے یاد فرمایا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارا نام مومن ہے۔ جس طرح ہمارا نام مومن ہے اسی طرح جناب باری عزاسمہٗ کا نام بھی مومن ہے۔ الملک القدوس السلام المؤمن (بادشاہ

بہت پاک ۔ جملہ عیوب سے محفوظ امن دینے والا) اگرچہ اس مومن اور اُس مومن میں فرق ہے ۔ ہم کو مومن اس لیے کہا گیا ہے کہ ہم ملتِ اسلامیہ پر ایمان لاتے ہیں اور خدا تعالےٰ کو مومن اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ ہر خوف زدہ کو امن عطا فرماتا ہے ۔ لیکن بہر حال نام میں شرکت ضرور ہے ۔ یہ ایک نکتہ اور لطیفہ کی بات تھی جو عرض کی گئی اور اس امید پر عرض کی گئی کہ دنیا کے رئیس اور بادشاہ بھی اپنے ہمنام کی خاص رعایت کرتے ہیں ۔ پھر اللہ تعالےٰ تو ارحم الرحمین ہیں ان سے کیا بعید ہے کہ وہ بھی اپنے ہمناموں کو خاص رعایت اور مخصوص توجہ کے ساتھ سرفراز فرمائیں ۔ اس شرکت اسمی اور درود شریف کی شرکت فعلی کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے جن مواقع پر اپنے ساتھ مسلمانوں کا تذکرہ فرمایا ہے ۔ وہ حسب ذیل ہیں ۔

۱۔ اطاعت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ۔
(اللہ کی اطاعت کرو اُس کے رسول کا حکم مانو اور عادل بادشاہ جو مسلمان ہو اُس کی اطاعت کرو)

۲۔ ولایت انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا ۔
(تمھارا دوست اور حمایتی اللہ تعالےٰ ہے ۔ اس کا رسول ہے اور مسلمان ہیں)

یہود کے ایک شبہ کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ۔ ان کو خیال تھا کہ اگر ہم مسلمان ہو گئے اور اپنی سوسائٹی چھوڑ کر نئی جماعت میں شریک ہو گئے اور ہم پر کوئی مصیبت آئی تو ہماری مدد کون کرے گا ۔ ان کا جواب ہے اس جواب میں اللہ تعالےٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے ۔

۳۔ عزت وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ۔
(عزت اللہ تعالےٰ کا حق ہے اور اس کے رسول کا ہے اور

مسلمانوں کا ہے)

منافقین کی بیہودہ گوئی کا جواب دیا گیا ہے۔ بعض موقعہ پر منافقین نے مسلمانوں کو ذلیل کہا تھا۔ عبداللہ بن ابی اور اس کے رفقا نے کہا تھا کہ مدینے کے عزت دار لوگوں کو چاہیئے کہ ان ذلیلوں کو مدینہ منورہ سے نکال دیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا جن کو ذلیل کہا گیا ہے یہی تو حقیقی عزت کے مستحق ہیں۔

۴۔ توحید کی شہادت شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملٰئکۃ واولوا العلم

(اللہ تعالےٰ اس بات کا گواہ ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور اس بات پر فرشتے بھی گواہ ہیں اور اُمتِ مسلمہ کے علماء بھی خدا کی توحید کے شاہد ہیں)

۵۔ انجام کا انتظار۔ وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون۔

(ان منافقین سے کہدیجیے جو تمھارا جی چاہے وہ کرو۔ تمھارے کام کا جو انجام ہوگا اس کو اللہ تعالےٰ بھی دیکھے گا۔ اور اس کا رسولؐ بھی دیکھے گا اور ایمان والے بھی دیکھیں گے)

منافقین کو تہدیدی حکم ہے کہ جو جی میں آئے وہ کرو تمھارے انجام بد کو دیکھنے والے موجود ہیں اس آیت میں بھی مسلمانوں کو اللہ اور اسکے رسولؐ کے ساتھ جمع کیا ہے۔

۶۔ رفاقت وحمایت فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المؤمنین

(بیشک اللہ تعالےٰ اپنے رسول کا حمایتی ہے اور جبریل فرشتہ اور نیک مسلمان اس کے دوست ہیں)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی بعض بیویوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر تم اپنی

باتوں سے باز نہ آؤ گی تو یا درکھو اس پیغمبر کے بہت سے مددگار اور حمایتی ہیں۔ ان حمایتیوں میں اللہ تعالےٰ نے اپنے ساتھ حضرت جبریلؑ اور نیک مسلمانوں کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔

جس مذکورہ بالا واقعات میں مسلمانوں کا تذکرہ فرما کران کی عزت افزائی فرمائی ہے۔ اسی طرح صلوٰۃ وسلام میں بھی ان کو شامل فرما کران کا اعزاز بڑھایا ہے۔

نکتہ۔ بعض علما سے منقول ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے لیئے جب ملائکہ کو سجدے کا حکم دیا گیا یعنے حلف وفاداری کا حکم دیا اور ارشاد ہوا کہ آدمؑ کے سامنے حلف وفاداری اٹھاؤ تو فرشتوں کو خیال ہوا کہ شاید ان سے بڑھ کر کوئی نبی ذی مرتبت نہ ہوگا۔ حضرت حق نے اس لیئے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدمؑ کو تو صرف ایک بار سجدہ کیا گیا تھا لیکن نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر میں ہمیشہ رحمت بھیجتا ہوں اور تم کو بھی حکم دیتا ہوں کہ اس پر درود بھیجو ؎

درود بھیجنے والوں کو خلعت

صاحب زہرۃ الریاض فرماتے ہیں کہ جو مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تین خلعت عطا ہوتے ہیں۔

(۱) رحمت۔ ھوالذی یصلی علیکم۔

(اللہ تعالےٰ تم پراے مسلمانوں رحمت نازل کرتا ہے۔)

(۲) سلام۔ سلام قولا من رب رحیم۔

(سلام ہے مسلمانوں پر رب رحیم کی جانب سے)

(۳) مہربانی۔ وکان بالمؤمنین رحیما۔
(اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر مہربان ہے)

جس طرح اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان بندوں کو خلعت دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح دربار رسالت سے بھی تین خلعت عطا ہوتے ہیں۔

(۱) صلوٰۃ۔ وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم۔
(اے نبی مسلمانوں کے لیے دعا کیجیے آپ کی دعا ان کے لیے موجب تسکین وطمانیت ہے)

(۲) سلام۔ واذا جاءک الذین یؤمنون بایتنا فقل سلام علیکم۔
(جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو اے نبی اُن پر سلام بھیجو)

(۳) استغفار۔ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنت
(اے نبی آپ اپنے لیے بھی ہم سے مغفرت طلب کیا کیجیے اور اپنے ساتھ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لیے بھی استغفار کیا کیجیے)

صاحب زہرۃ الرّیاض فرماتے ہیں ان عطایا کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ فرشتوں کی طرف سے بھی مسلمانوں کو تین خلعت عطا ہوتے ہیں۔

(۱) صلوٰۃ۔ ھوالذی یصلی علیکم وملئکتہ۔
(اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تم پر رحمت بھیجتے ہیں)

(۲) سلام۔ سلام علیکم بما صبرتم۔
(فرشتوں کا قول ہے جو جنّت میں مُسلمانوں کو کہیں گے یعنے تم نے

جو صبر کیا اس کے بدلے میں تم پر سلامتی ہو)

(۳) حفاظت۔ لہ معقبت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ

(بندہ مومن کے فرشتے محافظ ہیں جو ہر جانب سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں)

درود افضل ہے یا ذکر الٰہی

علماء اُمت میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث رہا ہے کہ ذکر الٰہی اور درود شریف ان دونوں میں کونسی چیز افضل ہے۔ خدا کا ذکر افضل ہے یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجنا افضل ہے۔ اگرچہ اس مختصر رسالے میں فریقین کے دلائل کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو افضل خیال کرنے والوں کے دلائل قوی ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی کرنے والوں سے صرف ذکر کا وعدہ ہے یعنی فاذکرونی اذکرکم (تم مجھے کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا) اگرچہ اُس کا ذکر ہمارے ذکر سے اعلیٰ اور افضل ہے اور اس کی مجلس ذکر ہماری مجلس ذکر سے بہتر ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ارشاد ہے ذکرتہ فی ملاء خیر منھم (میں تیرا ایسی جماعت اور مجلس میں تذکرہ کروں گا جو تیری جماعت سے بہتر ہوگی)

ذکر کی اس خصوصیت کے باوجود یہ نہیں فرمایا کہ ایک دفعہ ذکر کرنے والے کا دس دفعہ ذکر کیا جائے گا۔ لیکن درود شریف کے متعلق یہ موجود ہے کہ جو شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، تو اللہ تعالےٰ اُس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ طبرانی کی روایت پہلے باب میں گذر چکی ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک دفعہ درود پڑھنے والے پر ستر

رحمتیں نازل کرتا ہے۔اس اعتبار سو کہ ایک دفعہ کے درود پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ دس دفعہ درود بھیجے۔ درود کا مرتبہ ذکر سے افضل ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کا ایک درود بھی ہمارے ہزاروں درودوں سے بہتر ہے۔ چہ جائیکہ ان کا دس مرتبہ درود بھیجنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی حد وحساب نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت

سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے کہ آپ پر درود بھیجنے سے اللہ تعالےٰ اس قدر خوش ہوتا ہے کہ اس بندے پر جو اس کے محبوب پر درود پڑھے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔اسی طرح قرآن شریف کی ایک آیت سے اشارتاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے پر اللہ تعالےٰ اس قدر غضب ناک ہوتے ہیں کہ ایک دفعہ بے ادبی کرنے والے پر دس لعنتیں نازل کرتے ہیں۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ

(اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانو اور اس کی بات نہ سنو جو بکثرت قسمیں کھانے والا ہے۔ ذلیل ہے۔ طعنے دینے والا ہے۔ چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔ بھلے کاموں سے روکنے والا حد سے گذر جانے والا۔ گناہ گار اور ولد الزنا)

ولید بن مغیرہ کی اُس بے ادبی۔ گستاخی اور بدگوئی کا بدلہ ہے جو شان رسالت میں اس ملعون سے سرزد ہوئی تھی۔

آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ کا نزول

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جب آیت ان اللہ وملٰئکتہٗ
نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کی خدمت
میں مؤدبانہ مبارک باد پیش کی اور اس علو مرتبہ پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے
عرض کی یا رسول اللہ اس نعمت میں آپ کی اُمت کا بھی کچھ حصہ ہے؟ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال پر سکوت فرمایا تھوڑی ہی دیر کے بعد حضرت
جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور دوسری آیت ھوالذی یصلی علیکم
وملٰئکتہٗ نازل ہوئی۔

(یعنے اللہ تعالےٰ مسلمانوں پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے
بھی مسلمانوں پر رحمت بھیجتے ہیں)

اسی طرح جب آیت لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
نازل ہوئی۔

(یعنے اللہ تعالےٰ نے آپ کی تمام پہلی اور پچھلی لغزشوں کو نظر
انداز کر دیا اور معاف فرما دیا)

تو صحابہ کرام نے آپ کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہوئے
عرض کیا یا رسول اللہ اس اعلان مغفرت میں آپ کی اُمت کا بھی کچھ حصہ ہے
صحابہ کرام کے اس سوال پر فوراً ہی ذیل کی آیت نازل ہوئی۔

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔

(گنہگار اللہ تعالےٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں اللہ تعالےٰ تمام
گناہوں کو بخش دے گا اور تمام خطائیں معاف فرما دے گا)

ایک موقعہ پر جب آیت وینصرک اللہ نصراً عزیزا۔ نازل ہوئی۔
(یعنے اللہ تعالےٰ آپ کی پوری پوری مدد کرے گا)
تو اس آیت کو سن کر صحابہ کرام نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اس امداد و اعانت میں ہمارا بھی کچھ حصّہ ہے۔ اس سوال کے تھوڑی ہی دیر بعد آیت انا لننصر رسلنا و الذین امنوا۔ نازل ہوگئی۔
(ہم اپنے رسولوں کے ساتھ اپنے مسلمان بندوں کی بھی مدد کیا کرتے ہیں۔)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرح صدر کی لازوال دولت سے سرفراز کرتے ہوئے فرمایا۔ الم نشرح لك صدرك۔
(کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کشادہ کر دیا)
اس کو سن کر بھی مسلمانوں نے سوال کیا یا رسول اللہ اس مرتبہ شرح صدر میں آپ کی امت کو بھی کچھ حصّہ ملے گا۔ اس کے جواب میں حضرت جبریل آیت فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام لے کر نازل ہوئے۔
(اللہ تعالےٰ جس بندے کی رہنمائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے)

ایک شبہ کا جواب

بعض لوگوں کو ممکن ہے یہ شبہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر رحمت بھیجتے ہیں تو عام مسلمان اور حضور کی ذات اقدس مساوی ہو گئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اور اس کے

فرشتے حضورؐ پر بھی رحمت بھیجتے ہیں اور مسلمانوں پر بھی۔ جیسا کہ آیت:۔
ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی اور آیت
ھو الذی یصلی علیکم و ملٰئکتہ سے ظاہر ہے
تو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ جس آیت میں حضور اقدس کی ذات پر درود بھیجنے کا ذکر ہے وہاں فرشتوں کا ذکر کرنے کے بعد صلوٰۃ کا اسناد فرمایا ہے۔
اور جہاں مسلمانوں پر رحمت بھیجنے کا ذکر ہے وہاں صلوٰۃ کا اسناد ملائکہ سے پہلے ہے۔ اور یہ فرق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی غرض سے کیا گیا ہے۔ ھکذا قال الرازی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ۔

صلوٰۃ کے معنی

درود شریف کے سلسلے میں یہ امر بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ لفظ صلوٰۃ اس آیت میں تین طرف منسوب ہے۔
(۱) اللہ جل شانہ کی طرف۔
(۲) ملائکہ یعنی فرشتوں کی طرف۔
(۳) عام مسلمانوں کی طرف۔
آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔
صلوٰۃ کے معنی ہیں دعا کے تو جس وقت اس آیت میں دعا کے معنی کریں تو مطلب درست نہیں ہوتا۔ دعا کے معنی ہیں کسی ایک شخص کا دوسرے شخص سے اپنے لیے یا کسی تیسرے شخص کے لیے کچھ مانگنا۔ جب ہم اللہ تعالیٰ

سے دعا کرتے ہیں تو کبھی یہ دعا اپنے لیے ہوتی ہے اور کبھی کسی دوسرے شخص کے لیے دعا کرتے ہیں۔ پس اگر اس آیت میں بھی ہم دعا کے معنی کریں تو مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ جو خود قاضی الحاجات اور مستجاب الدعوات ہے اُس کا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے دعا کرنا ثابت ہوگا۔ اس لیے حضرات مفسرین نے اس آیت میں صلوٰۃ کے حقیقی معنی دعا کی بجائے مجازی معنی لیے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

الصلوٰۃ من اللہ تعالیٰ الرحمۃ والمغفرۃ ومن الملٰئکۃ الاستغفار۔ ومن المؤمنین المدح والثناء

(یعنے اللہ تعالےٰ کی صلوٰۃ سے مراد رحمت اور مغفرت ہے۔ اور فرشتوں کی صلوٰۃ سے مراد استغفار ہے۔ اور مسلمانوں کی صلوٰۃ سے مراد مدح اور تعریف ہے)

اس قول کی بنا پر آیت کے معنے اس طرح ہوں گے

بیشک اللہ تعالےٰ اپنے نبی پر رحمت اور مغفرت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے پیغمبر کے لیئے استغفار کرتے ہیں۔ مسلمانو تم بھی آپ کی مدح اور ثنا اور آپ کی خوبیاں بیان کیا کرو

بعض مفسرین نے فرمایا صلوٰۃ الرب علے النبی تعظیم الحرمۃ وصلوٰۃ الملٰئکۃ اظہار الکرامۃ وصلوٰۃ الامۃ طلب الشفاعۃ

اس تفسیر کی بنا پر آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اپنے نبیؐ کی عزت و حرمت بڑھاتا ہے۔ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی و برتری کا اعلان کرتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم بھی اپنے پیغمبر کی شفاعت طلب کیا کرو۔

حضرت مجاہد کا قول ہے۔ الصلوٰۃ من اللہ تعالیٰ التوفیق والعصمۃ ومن الملئکۃ العون والنصرۃ ومن الامۃ الاتباع والطاعۃ

اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے نبیؐ کی حفاظت کرتا ہے فرشتوں کے درود کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد و اعانت کرتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم بھی اپنے پیغمبرؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری کیا کرو۔

ایک شبہ اور اس کا جواب!

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں۔ لیکن ہم بجائے درود وسلام بھیجنے کے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں اللھم صل علی محمد یا اللہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک حکم تو ہم ہی کو درود کا تھا۔ لیکن ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر اعتبار سے معصوم اور پاک۔ اور ہم گنہگار و ناپاک۔ ہمارا درود حضور کی شان کے قابل نہیں تو گویا ہم یہ کہہ کر حضرت حق سے ہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم گنہگار اور ناپاک تو اس قابل نہیں کہ حضور کی خدمت میں درود پیش کریں ہم اپنی جانب سے تجھ کو وکیل بناتے ہیں تاکہ تو اُن کی شان کے موافق ان پر درود بھیجے۔

نیز یہ کہ ہم فانی ہیں ہمارا درود بھی فانی ہے اور ہم چاہتے یہ ہیں کہ تیرے حبیب پر ہمیشہ رحمت نازل ہو۔ اس لیے تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تو باقی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اپنے نبی پر ہمیشہ ہمیشہ رحمت نازل فرما تاکہ یہ سلسلہ علی الدوام باقی رہے۔

درود شریف کے متعلق ایک اور نکتہ

درود کا مقصد تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجنا۔ لیکن درود کے جو الفاظ تعلیم کیے گئے ہیں اُس میں حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم کا نام بھی لیا گیا۔ کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم۔

(جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر درود بھیجا تھا اسی طرح ہمارے سرکار پر بھی درود بھیجیے)

اس میں ایک نکتہ تو یہ ہے کہ سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام کو ہمارے سرکار سے بہت بڑی مناسبت ہے۔ اوّل تو ہمارے سرکار حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہیں۔ پھر آپ کی شریعت ملتِ ابراہیمی سے بہت ملتی جلتی ہے۔ ملة ابیکم ابراھیم (شریعت محمّدیہ تو ہمارے باپ ابراہیم ہی کی ملت کا نام ہے) اس مناسبت سے درود شریف میں حضرت ابراہیم اور اُن کی اولاد کو شریک کر لیا گیا۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ معراج کی شب میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے فرمایا تھا کہ اپنی امّت کو میرا اسلام کہہ دیجیے گا۔ اس لیے آپ کی امّت کو حکم ہوا کہ تم بھی درود وسلام میں حضرت ابراہیم کا نام لیا کرو۔

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السّلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے تو آپ نے دعا کی ربنا وابعث فیھم رسولا منھم۔ اے رب اس بستی میں ایک رسول مبعوث کیجیو جو تیری آیتیں تلاوت کرے اور تیری مخلوق کو برائیوں سے پاک کرے اور حکمت و دانائی کی باتیں سکھائے۔ یہ دعا حضرت

ابراہیم کی قبول ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو یوں سمجھنا چاہیے کہ اتنی بڑی نعمت ہم کو حضرت ابراہیم کی برکت اور ان کی دعا کی بدولت حاصل ہوئی ہے۔ اس لیے ہمارا بھی فرض ہے کہ جب ہم اپنے پیغمبر پر درود بھیجیں تو حضرت ابراہیم کو بھی شریک کریں جن کی دعا سے یہ ثمرہ ہم کو نصیب ہوا ہے۔

چوتھا نکتہ یہ ہے کہ جب حضرت اسماعیل اور ابراہیم علیہما السلام بنائے کعبہ سے فارغ ہوئے تو حضرت ابراہیم کے تمام خاندان نے امت محمدیہ کے لیے دعا کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا یا اللہ نبی آخر الزماں کی امت سے جو بوڑھا اس گھر کی طرف منہ کرکے دو رکعتیں پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اس دعا پر حضرت اسماعیل۔ حضرت اسحاق۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ نے کہا آمین۔

پھر حضرت اسماعیل نے فرمایا اے اللہ نبی آخر الزماں کی امت کا جو نوجوان اس گھر کی جانب منہ کرکے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اس دعا پر حضرت ابراہیم حضرت اسحاق اور حضرت ہاجرہ اور سارہ نے کہا آمین۔ اس کے بعد حضرت اسحاق نے کہا یا اللہ نبی آخر الزماں کی امت کا جو ادھیڑ شخص تیرے گھر کی طرف منہ کرکے دو رکعت نماز پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اس دعا پر خاندان کے تمام لوگوں نے کہا آمین۔

پھر حضرت سارہ نے دعا کی الٰہی نبی آخر الزماں کی امت کی جو آزاد عورت اس گھر کی طرف منہ کرکے دو رکعت نماز پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر۔ اس دعا پر خاندان کے تمام لوگوں نے کہا آمین۔ آخر میں حضرت ہاجرہ نے

دعا کی الٰہی نبی آخر الزماں کی اُمت میں سے جو لونڈی باندی اس گھر کی طرف رُخ کر کے دو رکعت نماز پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اس دعا پر بقیہ لوگوں نے کہا آمین۔ خاندان ابراہیمی کا یہ ہدیہ چونکہ اُمت محمدیہ کے حق میں پیش کیا گیا تھا۔ اس لیے اُمت محمدیہ کو حکم دیا گیا کہ تم بھی اس ھدیہ کا عوض اور بدلہ خاندان ابراہیمی کی خدمت میں پیش کرو اور پانچوں وقت نمازوں میں حضرت ابراہیم اور ان کے خاندان کا نام لیا کرو۔

ایک ضروری نکتہ

اُمتِ محمدیہ کو ابراہیمی ھدیہ کا بدلہ دینے کے لیے حکم کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاندان ابراہیمی کا وہ ھدیہ جو بنائے کعبہ کے بعد امت محمدیہ کو دعاؤں کی شکل میں پیش کیا گیا تھا قبول ہو گیا۔ ورنہ اس کے بدلے کا حکم نہ ہوتا۔ کیونکہ اگر کوئی شخص کسی کا ہدیہ قبول ہی نہ کرے تو بدلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امت محمدیہ کو بدلے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابراہیم کے خاندان کی وہ دعائیں قبول کر لی گئیں۔

ایک اور نکتہ

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ھدیہ اور ہبہ کا عوض قبول کرنے سے قبل ہبہ کو لوٹانے کا حق باقی رہتا ہے۔ اگرچہ شوافع ھبہ کو قبل از عوض واپس کرنے کے قائل نہیں ہیں لیکن حنفیہ جواز مع الکراہتہ کے قائل ہیں تو گویا یہ مطلب ہوا کہ اگر اُمتِ محمدیہ کو عوض اور بدلہ کا حکم نہ ہوتا تو حضرت ابراہیم اور ان کے خاندان کو یہ حق رہتا کہ وہ اپنے ھدیہ کو واپس کر لیتے یعنی جو

دعائیں انہوں نے اُمتِ محمدیہ کے حق میں کی تھیں۔ اس سے رجوع کر لیتے لیکن اب جب کہ اُمتِ محمدیہ کو ہبہ کے عوض کا حکم دیا گیا اور خاندان ابراہیمی کی دعاؤں کے بدلے میں پورے خاندان کو اُمتِ محمدیہ کے درود میں شریک کر لیا گیا تو ہبہ اور ہدیہ کے رجوع کا احتمال بھی جاتا رہا۔

پانچواں نکتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو درود شریف میں شریک کرنے کا یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لیے دعا کی تھی:۔

واجعل لی لسان صدق فی الاخرین۔

(آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر کے اور سچائی کے ساتھ جاری رکھ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قبول کر لی گئی اور اُمتِ محمدیہ جو آخری اُمت ہے اس میں آپ کا ذکر جاری کیا گیا۔

ایک مشہور شبہ اور اس کا جواب

کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کو حضرت ابراہیمؑ کے درود سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی حضور کا درود مشبہ ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درود مشبہ بہ ہے اور مشبہ بہ افضل ہوتا ہے مشبہ سے اس تقدیر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درود افضل ہوا۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درود سے اس شبہ کے چند جواب حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے دئے ہیں ان میں سے سہل ترین جواب یہ ہے کہ مشبہ بہ بھی کا مشبہ سے افضل اور اکمل ہونا ضروری نہیں بلکہ زیادہ واضح اور مشہور ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ تشبیہ و تمثیل کا کم از کم فائدہ اتنا ہے

کہ مشبہ بہ مشبہ سے ذرا روشن اور واضح ہوتا کہ سامع مشبہ کو سمجھ سکے۔

چونکہ صلوۃ ابراہیمی اہل کتاب اور مشرکین میں متعارف تھی اس لیے اس کو مشبہ بہ بنایا گیا۔

اے دل تو صبح و شام درود و سلام بھیج
لے لے کے انکا نام درود و سلام بھیج

یا رب تو اس پیامبر ذوالکرام کو
ہر دم مرا پیام درود و سلام بھیج

اور جو کہ ہیں رسول کے اصحاب واہلبیت
اُن پر بھی تو مدام درود و سلام بھیج

گر شاد کامئے دوجہاں تجھکو چاہیئے
ہو ہو کے شاد کام درود و سلام بھیج

اس سرور جہان پہ یا رب شبانہ روز
باالف احترام درود و سلام بھیج

درود و سلام کے مواقع

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی جب سُنے یا زبان سے حضورؐ کا نام لے اگر ایک مجلس میں کئی بار حضورؐ کا نام لے یا آپ کا نام سنے تو امام طحاویؒ کے نزدیک ہر بار درود پڑھنا واجب ہے۔ لیکن مفتی بہ قول یہ ہے کہ پہلی بار پڑھنا واجب ہے۔ اور اس کے بعد ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔

(۲) جب کسی مجلس میں بیٹھے تو اٹھتے وقت درود شریف پڑھ لے۔

(۳) جب اللہ تعالےٰ سے کوئی دعا کرے تو دعا سے پہلے اور دعا کے بعد درود شریف پڑھ لے۔

(۴) اذان کے بعد درود پڑھے اور پھر اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ کی دُعا پڑھے۔

(۵) وضو کے وقت ابن ماجہ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ

وضو کے وقت درود شریف نہ پڑھنے سے وضو ناقص ہوتا ہے۔ یعنی ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔

(۶) مسجد میں داخل ہوتے وقت اور اس سے باہر نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھنا مستحب ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اس سلام کے بعد یوں کہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ،

(۷) قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد نماز کے کسی رکن میں سوائے قعدۂ اخیرہ کے درود شریف نہ پڑھے۔ اگر بیچ کے قعدے میں التحیات کے بعد درود پڑھے گا تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے وقت۔

(۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھتے وقت بھی درود پڑھنا مستحب ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جب کوئی کتاب یا رسالہ لکھا کرے تو بسم اللہ اور الحمد کے بعد درود شریف لکھے۔

(۱۰) رات کو تہجد کے وقت۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کو وہ بندہ بہت پسند ہے جو رات کے آخری حصّے میں چپکے سے اُٹھتا ہے اور وضو کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی حمد کرتا ہے حمد کے بعد درود پڑھتا ہے اور درود کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے۔

(۱۱) گناہوں کو یاد کرنے کے وقت۔

(۱۲) بلا۔ وبا۔ اور عام پریشانی کے وقت

(۱۳) جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت مستحب ہے۔

(۱۴) ماہ شعبان میں بھی درود شریف کی کثرت کو علماء نے مستحب کہا ہے،

(۱۵) بعض علماء کے نزدیک مصافحہ کے وقت بھی درود شریف پڑھنا مستحب ہے،

درود شریف کے آداب

(۱) درود شریف پڑھنے والے کو چاہیے کہ بدن اور کپڑے پاک صاف رکھے

(۲) بے وضو بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ لیکن اگر وضو کے ساتھ پڑھے تو سبحان اللہ یہ بہت ہی اچھا ہے۔

(۳) جب حضورؐ کا نام لکھے تو صلی اللہ علیہ وسلم پورا درود لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے۔ ایک شخص کی عادت یہ تھی کہ جب حدیث کی کتاب میں حضورؐ کا نام لکھتا تو کاغذ کی کمی کا خیال کرتے ہوئے آپ کے نام کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا۔ چنانچہ اس کے سیدھے ہاتھ کو ایسا مرض ہوا کہ تمام ہاتھ گل گیا۔

(۴) ایک شخص صلی اللہ تو لکھتا تھا مگر وسلم نہ لکھتا تھا۔ اس نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ فرماتے ہیں اے شخص تو اپنی چالیس نیکیاں کیوں کم کرتا ہے۔ اگر وسلم بھی لکھا کرے تو تیری چالیس نیکیاں بڑھ جائیں۔

(۵) درود شریف پڑھتے وقت اعضا میں سکون کی ضرورت ہے اطمینان و سکون کے ساتھ درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

درود شریف کے آداب وغیرہ کے سلسلے میں میرا ایک مضمون اخبار الجمعیۃ میں شائع ہوا تھا۔ جو بعد میں پاک زندگی کے مضامین کے ساتھ طبع ہوا۔ جن حضرات کو مزید تفصیل مطلوب ہو اُن کے لیے "پاک زندگی" کا مطالعہ ضروری ہے +



تیسرا باب

اس باب میں درود شریف کے متعلق چند حکایتیں ذکر کی گئی ہیں۔

(۱) صاحب تنبیہ الغافلین حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے حج کے موقعہ پر ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر اور حج کے ہر رکن کی ادائے گی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا تھا حضرت سفیان نے یہ حالت دیکھ کر کہا۔ اللہ کے بندے کچھ درود کے علاوہ بھی جانتا ہے اس نے حضرت سفیان علیہ الرحمۃ سے ان کا نام دریافت کیا۔ نام معلوم ہونے کے بعد اس نے کہا اگر آپ اپنے زمانے کے کاملین سے نہ ہوتے تو میں کبھی یہ راز آپ پر ظاہر نہ کرتا۔

میں اپنے باپ کے ساتھ ایک دفعہ حج کے لیے گیا۔ اتفاقاً میرا باپ راستہ میں فوت ہوگیا۔ میں تجہیز و تکفین میں مشغول تھا کہ اس کا چہرہ مسخ ہوگیا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر میں اپنی مسافری اور مصیبت پر رونے لگا۔ حالت گریہ میں کچھ غشی بھی ہوگئی۔ دیکھتا ہوں ایک نہایت ہی حسین شخص جن کے کپڑے خوشبو میں معطر اس سے پیشتر نہ ایسی صورت نظر سے گزری، نہ یہ خوشبو سونگنے میں آئی۔ یکایک تشریف لائے اور میرے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا۔ میں دیکھتا ہوں کہ میرے والد کا چہرہ مثل چاند کے چمک اُٹھا۔ میں نے اُسی حالت میں اس جوان عربی کا دامن پکڑ کر کہا۔

آپ یہ تو فرمائیے کہ آپ کا نام کیا ہے۔ اُنھوں نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا مجھے محمدؐ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ میں یہ سنتے ہی آپ کو لپٹ گیا اور رو کر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ آپ نے اس دشت میں کیوں تکلیف فرمائی۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا تیرا باپ اگرچہ فاسق تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا تھا۔ جب مجھ کو اس کی مصیبت پر اطلاع ہوئی تو میں اس کے چہرے کی اصلاح کے لیے یہاں آیا۔ میں نے عرض کی حضور کچھ نصیحت فرما دیجیے! ارشاد فرمایا ہر وقت درود پڑھا کر۔ اے سفیان میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے باپ کو اُسی طرح چمکتا ہوا پایا۔ اس دن سے میں نے درود شریف کو اپنا وظیفہ بنا لیا ہے۔

(۲) صاحب نزہتہ المجالس ایک صالح شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے یمن میں ایک شخص کو دیکھا۔ جو اندھا بھی تھا اور گونگا بھی۔ اور کوڑھی بھی۔ لوگوں سے اس کی حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص نہایت خوش الحان قاری تھا۔ اس نے ایک دن آیۃ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی کی بجائے یصلون علیّ پڑھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ اور اس کے فرشتے مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔ پس یہ کہنا تھا کہ ان تمام بیماریوں میں مبتلا ہو گیا۔

(۳) صاحب نزہتہ المجالس فرماتے ہیں کہ ایک شخص ظالم بادشاہ سے ڈر کر بھاگا۔ اور جنگل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار بار درود پڑھا۔ اور پھر عرض کی الٰہی میں تیرے حبیب کے وسیلہ سے اس ظالم سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابھی دعا سے فارغ نہ ہوا تھا کہ آواز آئی۔ محمدؐ تمام وسیلوں سے اچھا وسیلہ ہے۔ ہم نے تیری دعا قبول کر لی۔ اور تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا جب

وہ شہر میں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ مرگیا۔

(۴) صاحب معارج فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے میں کاہلی کرتا تھا۔ ایک شب کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی دیکھا کہ حضورؐ نے اس کی جانب توجہ نہ فرمائی اور اپنا روئے مبارک اس کی جانب سے پھیر لیا۔ یہ دوسری طرف حاضر ہوا تو آپ نے تیسری جانب توجہ فرمائی۔ اس لئے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تجھے نہیں جانتا کہ کون ہے۔ اس نے عرض کی حضورؐ آپ کا امتی ہوں۔ اور میں نے علماء سے سنا ہے کہ آپ اپنی امت کو پہچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک لیکن میری معرفت درود پر موقوف ہے۔ تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ یہ سنتے ہی اس کی آنکھ کھل گئی اور اس نے ہزار بار روز درود کا التزام کرلیا۔ اس کے بعد پھر ایک دن زیارت کا اتفاق ہوا تو آپ نے اس شخص سے مسکرا کر ملاقات فرمائی۔

(۵) ایک عابد شخص پانچ سو درہم کا مقروض تھا۔ اس نے خواب میں حضورؐ کو یہ فرماتے دیکھا کہ نیشاپور کے ابوالحسن نامی قاضی سے میرا سلام کہہ اور میری جانب سے کہہ دے کہ وہ تیرا قرضہ ادا کردے۔ اس عابد نے عرض کی حضورؐ وہ قاضی میرے خواب کا یقین کس طرح کرے گا۔ ارشاد ہوا وہ روز شب کو مجھ پر سو بار درود پڑھتا ہے۔ لیکن شب گذشتہ میں وہ کسی وجہ سے مجھ پر درود نہ پڑھ سکا اور اس کے اس درود پڑھنے کو بجز اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر وہ تجھ سے نشان طلب کرے تو بس اتنا پتہ کافی ہے عابد نے صبح کو قاضی صاحب سے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی نے یہ سن کر پروردگار کے سامنے شکر کا سجدہ کیا اور عابد کو ڈھائی ہزار درہم دئے

ہزار اس بشارت کے بدلے ہیں اور ہزار اس عابد کی تشریف آوری کے صلے ہیں۔ اور پانچسو اس کے قرضے کے۔ اور آیندہ کے لیے حکم دیا کہ جب آپ کو ضرورت ہو بے تکلف تشریف لا کر مجھ سے کہہ دیا کیجئے۔

(۶) صاحب نزہتہ المجالس ایک نیک بخت شخص کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ اس نے ہر دن کے لیے درود شریف کی ایک تعداد مقرر رکھی تھی کبھی اس تعداد معینہ سے کمی نہ کرتا تھا۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ حضورؐ اس کے مکان پر تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں اپنا وہ مبارک منہ جس سے تو مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ قریب لا تاکہ اسے بوسہ دوں۔ اُس نے شرم سے اپنا منہ نیچے کر لیا تو حضورؐ نے اس کے رخساروں کو بوسہ دیا۔ اس شخص نے خواب سے بیدار ہو کر اپنے تمام گھر کو نہایت تیز خوشبو سے معطر پایا ؎

شد کمند دل رگ جاں موئے تو گیسوئے تو — کعبہ و محراب کعبہ روئے تو ابروئے تو
دیدۂ تو نرگس بستان مازاغ البصر — سرو گلزار خلیل اللہ قد دلجوئے تو
کے تواند شکر ایں ربط نہاں ہر موئے من — رشتہ در گردنم انداختہ ہر موئے تو
درود عالم از دو عالم خوش ہمی آید مرا — بوئے تو یا روئے تو یا کوئے تو یا خوئے تو
سکۂ مہر تو میدار دجہاں زیر نگیں — ہم حجازت زیر فرماں ہم عجم ہندوئے تو
مہر تاباں ذرۂ کمتر ز تاب روئے تو — آب حیواں قطرۂ کمتر ز آب جوئے تو
آرزو دارم شفاعت را کہ در یوم الحساب — تو بہ بینی جانب حق من بہ بینم سوئے تو
رو کش صد نافۂ تاتار باشد داغ دل — گر صبا جنبا ندآں گیسوئے عنبر بوئے تو
غمزہ را نازم کہ حل مشکلات محشر است — شد کلید قفل ابواب جناں ابروئے تو

آنچناں بار شفاعت دیں چنیں نازک تنی
آفریں صد آفریں بر دست و بر بازوئے تو

(۷) حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں ایک عورت نے آکر عرض کی حضور میری بیٹی کو انتقال کیے ہوئے چند ماہ کا عرصہ ہوا آج تک خواب میں نہیں دیکھا شبلی علیہ الرحمۃ نے دعا کی اور فرمایا فلاں روز تو اس کو خواب میں دیکھے گی عورت پھر ایک دن روتی ہوئی آئی اور کہا حضور میں نے اس کو خواب میں دیکھا۔ لیکن سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔

ایک عرصے کے بعد شبلی علیہ الرحمۃ نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت نہایت حسین جنّت میں تخت پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اُس نے شبلی سے کہا آپ مجھے جانتے ہیں۔ شبلی نے انکار کیا۔ عورت نے کہا میں اُس بڑھیا کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس دعا کے لیے آئی تھی۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس لڑکی سے نجات کا سبب دریافت کیا لڑکی بولی۔ ایک شخص نے قبرستان سے گزرتے ہوئے ایک بار درود کا ثواب مردوں کو بخشا۔ جناب باری کا ارشاد ہوا ارفعوا العذاب عنھم ببرکۃ ثواب صلوٰۃ ھذا الرجل۔ اے شبلی اس گورستان میں پانچ سو پچاس مُردے عذاب میں مبتلا تھے۔ سب سے عذاب اُٹھا لیا گیا۔ میں بھی اُنہیں میں شریک ہوں۔

(۸) صاحب روض الفائق ایک بزرگ کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ انکے پڑوس میں ایک شخص نہایت ہی گنہگار رہتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد انھوں نے اس کو جنّت کے باغوں میں ایک اعلیٰ درجے کے گھوڑے پر سوار دیکھ کر تعجب سے دریافت کیا بما نلت ھذہ الکرامۃ۔ تجھے یہ مرتبہ کیوں کر حاصل ہوا۔ اس نے کہا میں ایک دن وعظ کی مجلس میں گذرا جہاں ممبر پر ایک محدّث بیٹھا ہوا درود شریف کے فضائل بیان کر رہا تھا۔

اس نے اثنائے وعظ میں حاضرین سے پکار کر درود پڑھنے کی خواہش کی۔ اور خود بھی پکار کر پڑھا۔ چونکہ میں بھی اس وقت وہاں موجود تھا۔ ان کے ساتھ درود شریف کے پڑھنے میں شریک ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے اس درود کی برکت سے مجھ کو بخش دیا۔

(۹) صاحب نزہۃ المجالس فرماتے ہیں۔ بلخ میں ایک بڑے رئیس نے مرنے کے بعد دو لڑکے وارث چھوڑے۔ ورثہ کے مال میں علاوہ اور چیزوں کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین موئے مبارک بھی تھے۔ ہر ایک نے ایک ایک بال لیا۔ تیسرے بال کی نسبت بڑے بھائی نے آدھا آدھا بانٹنے کی خواہش کی۔ لیکن چھوٹے بھائی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے لحاظ سے کہا

میں کبھی اسکو پسند نہ کروں گا بلکہ اس سے خوش ہوں کہ تم ثابت بال اپنے ہی پاس رکھو۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ تمام اپنے حصے کا مال دے دو اور میں تم کو یہ تینوں بال دے دوں۔ چھوٹے بھائی نے اس تبادلے کو بخوشی قبول کر لیا۔ ہمیشہ ان تینوں بالوں کی زیارت کرتا اور درود کا ثواب حضورؐ کو پہنچاتا۔ ایک عرصے کے بعد بڑا بھائی نہایت فقیر اور محتاج ہو گیا۔ اس نے ایک دن خواب میں حضورؐ کو دیکھ کر اپنی مفلسی کی شکایت کی۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا اے بدبخت تو نے میرے بالوں سے بے رغبتی کی ان کے مقابلے میں دنیا کو پسند کیا

تیرے چھوٹے بھائی نے ان بالوں کی برکت سے سعادت دارین حاصل کر لی۔ یہ خواب سے جاگا اور اپنے چھوٹے بھائی کے خادموں میں سے ایک خادم بن گیا۔

(۱۰) صاحب معارج فرماتے ہیں کہ ایک دن محمد بن عمر حضرت احمد بن موسےٰ بن مجاہد مصری کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ کہ یکایک شبلی علیہ الرحمۃ تشریف لائے احمد بن موسیٰ ان کو آتا دیکھکر اٹھے اور بغل میں لے کر اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ محمد بن عمر نے متعجب ہو کر عرض کیا۔ حضرت ان کو تو لوگ دیوانہ اور مجنون کہتے ہیں۔

آپ نے ان کی اس قدر تعظیم کیوں کی۔ احمد بن موسیٰ نے فرمایا میں نے تو وہی معاملہ کیا ہے جو شبلی سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے عالم شہود میں کیا تھا۔ میں ایک دن حضورؐ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ شبلی بھی اپنی عاشقانہ رفتار سے مجلس میں تشریف لائے تو حضورؐ نے اپنے سینے سے لگا کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ شبلی کو یہ مرتبہ کون سے فعل کے بدلے میں عنایت ہوا۔ سرکار عالیؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہ ہر نماز کے بعد آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ کی تلاوت کرتا ہے اور مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

(۱۱) صاحب تحفہ۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور واقعہ نقل کرتے ہیں کہ جب اُن کے ایک پڑوسی کا انتقال ہوا تو انھوں نے خواب میں اس کو دیکھ کر کیفیت دریافت فرمائی۔

اُس نے عرض کیا اے شبلی مجھے قبر میں عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا قریب تھا کہ مجھ پر عذاب شروع کیا جائے۔ یکایک ایک نہایت حسین شخص آیا اور عذاب کے فرشتوں کو ہٹا دیا۔ میں نے اس سے کہا اے میرے محسن آپ

کون ہیں۔ کہ ایسی مشکل میں مجھ پر کرم فرمایا۔ اس نے جواب دیا تو دنیا میں کثرت سے درود پڑھتا تھا۔ اللہ تعالے لے نے اس نیک عمل کو ایک انسانی صورت عنایت فرمادی ہے۔ میں وہی تیرا عمل ہوں جو جنت تک تیرے ہمراہ رہوں گا۔ تجھے مبارکی ہو کہ تو ہر قسم کے عذاب سے محفوظ ہے۔

(۱۲) صاحب معارج ابن فاکہانی سے ایک بزرگ شیخ صالح موسے ضریر کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دریا کا سفر کر رہے تھے۔ اتفاق سے دریا میں طوفان آگیا اور جہاز خطرے میں پڑ گیا۔ یہاں تک کہ لوگ مایوس ہو گئے۔ اور تمام مسافر ایک دوسرے سے رخصت ہونے لگے اور ہر شخص اپنی اپنی موت کی تیاری کرنے لگا۔ موسیٰ ضریر فرماتے ہیں کہ مجکو کچھ غنودگی آگئی اور تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ جھپک گئی میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھ کو ایک درود تعلیم فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں جہاز کے مسافر اس درود کو ایک ہزار بار پڑھیں۔ میں نے خواب سے بیدار ہو کر وہ درود جہاز کے لوگوں کو بتایا۔ جہاز کے مسافروں نے پڑھنا شروع کیا۔ شاید تین سو مرتبہ پڑھا ہو گا کہ جہاز طوفان سے نکل گیا۔ وہ درود شریف یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ قواریر سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں میرے

ایک پڑوسی کا انتقال ہوگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا۔ اُس نے کہا مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے بخشش کا سبب دریافت کیا۔ اس نے کہا میری عادت تھی کہ جب حضورؐ کا نام کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی لکھا کرتا تھا۔ اس درود کے صلے میں مجھے وہ کچھ دیا گیا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ نہ کسی کے دل میں ان نعمتوں کا کبھی خیال آیا۔

(۱۴) صاحب نزہتہ المجالس فرماتے ہیں۔ ایک دن حضورؐ کے سامنے ایک اعرابی کو پکڑ کر لائے اور کہا یا رسول اللہ اس نے فلاں شخص کی اونٹنی چرائی ہے۔ حضورؐ اس سے استفسار ہی فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر اس تہمت کی تغلیط کر دی۔ حضورؐ نے اس شخص سے دریافت کیا تو کیا عمل کرتا ہے۔ اُس نے عرض کی یا رسولؐ اللہ آپ پر ہر روز بلا ناغہ سو بار درود پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے دنیا و آخرت دونوں کے عذابوں سے نجات پائی۔

(۱۵) ایک نیک بخت شخص نے حضورؐ کو خواب میں دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص نے مجھے آپ سے حدیث کی ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن سو دفعہ درود پڑھے گا اس کے اسّی برس کے گناہ مٹا دئے جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا بے شک یہ میری ہی حدیث ہے۔

(۱۶) صاحب نزہتہ ابن الملقن کی حدائق سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک لائق آدمی کو کسی نے مرنے کے بعد خواب میں دیکھ کر دریافت کیا۔ خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ اس نے کہا جب میں خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کیا گیا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کے اعمال وزن کرو۔ فرشتوں نے میرے تمام جرائم

اور سیہ کاریوں اور میرے اُن درودوں کا جو میں نے وقتاً فوقتاً پڑھے تھے۔ موازنہ کیا۔ اور آخر کار درود میرے گناہوں سے زیادہ پائے گئے۔ ارشاد ہوا اتنا ہی کافی ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو جنت میں لے جاؤ۔

(۱۷) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج میں فرماتے ہیں۔ کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی تو آپ کی آنکھ سب سے پیشتر جنت کے دروازے پر پڑی۔ آپ نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھ کر تعجب سے دریافت کیا۔ کیا آپ نے مجھ سے بھی کسی کو زیادہ عزت والا پیدا کیا ہے۔ ارشاد ہوا بے شک تیری اولاد سے ایک نبی کو میں نے بہت بزرگی عنایت کی ہے ؎

محمدؐ میں یہ خوبیاں ہیں جمیع ۔۔۔ شجیعٌ منیعٌ رفیعٌ شفیعٌ
یہاں سنگ ریزے ہوئے کلمہ گو ۔۔۔ وہاں مہر یوسف تھا شاہد رضیع
زہے شان سرکار پیغمبری ۔۔۔ مطاع زمانہ ہیں جن کے مطیع

جب حضرت حوا پیدا ہوئیں اور حضرت آدم علیہ السلام نے ان کی جانب رغبت ظاہر کی تو ارشاد ہوا۔ اے آدم اس کا مہر ادا کرو۔ عرض کی الٰہ العالمین مہر کی مقدار اور جنس کیا ہے۔ حکم ہوا جن کا نام تم نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا تھا ان پر سو بار درود بھیجو۔ بعض روایتوں میں بیس بار اور بعض میں تین بار بھی آیا ہے۔

حضرت آدم حضور محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد حضرت حوا کو اپنے تصرف میں لائے ؎

انت الذی صلی علیک اللہ یا ۔۔۔ خیر الوری فی ذکرہ وکذا قری
صلی علیک فکان ذلک مھرھا ۔۔۔ وللحور بین مھلل ومکبر

وابوك آدم اذرای حوا وقد　　زینت بانواع الحلی والجوہر
انت الذی حقا علیہ سلمت　　وحش الفلاۃ فی کل بر مقفر
صلی علیک اللہ یا خیر الوریٰ
ماناح قمری بغصن اخضر

(۱۸) صاحب روض الفائق ایک عارف کا قصہ نقل فرماتے ہیں وہ ایک دن نماز میں درود بھول گئے۔ کہتے ہیں جب میں سویا تو حضورؐ کو خواب میں دیکھا آپؐ فرماتے ہیں۔ آج تو نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ میں نے عرض کیا حضورؐ مجھے درود یاد نہ رہا۔ لیکن درود کی بجائے اللہ عزوجل کی ثنا تو بیان کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تجھے خبر نہیں کہ حق جل وعلا شانہٗ کی ثنا یا دعا بغیر مجھ پر درود پڑھے قبول نہیں فرماتا اور نہ ایسے شخص کی حاجت اور ضرورت کو پورا کرتا ہے ؎

الٰہی ربنا صل وسلم　　بحسب شان شایان محمدؐ
نثار خاک پائے مصطفےٰ میں　　مرے ماں باپ قربانِ محمدؐ
زہے رتبہ زہے شان محمدؐ　　کہ مصحف ہے ثنا خوانِ محمدؐ
نظر خورشید پر کس طرح ٹھہرے　　ہے عکس روئے تابانِ محمدؐ
ہمیشہ رحمتیں نازل ہوں تیری　　بجان پاک خویشانِ محمدؐ
فرشتے ہر بشر کے ہیں نگہباں　　مگر حق ہے نگہبانِ محمدؐ
قسم کھاتا ہو جس کی رب باری　　پیاری ہے بہت جانِ محمدؐ
سوا نیزے پہ ہو جس روز سورج　　رہوں میں زیر دامانِ محمدؐ
ہوئے ہم آدمی احسان خدا کا　　ملا اسلام احسانِ محمدؐ
غلامانِ محمدؐ ہیں سلاطیں　　سلاطیں ہیں غلامانِ محمدؐ
صداقت پر دما ینطق ہی شاہد　　کلام حق ہے فرمانِ محمدؐ

(۱۹) حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ایک بدوی حضورؐ کی خدمت میں اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر باندھ کر حاضر ہوا۔جب آپؐ سے باتیں کر کے واپسی کا ارادہ کیا تو اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا یا رسول اللہ یہ اونٹنی مسروقہ ہے۔آپؐ نے یہ سن کر اس شخص سے فرمایا کیا واقعی یہ لوگ اس بیان میں سچے ہیں؟ بدوی نے اپنی گردن جھکائی اور شرمندگی کے باعث اپنی انگلی سے زمین کریدنے لگا۔اللہ تعالےٰ نے اونٹنی کو گویا کر دیا اور اس نے پکار کر کہا یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے اس شخص کی میں زرخرید ہوں۔البتہ مجھ کو فلاں شخص نے چرایا تھا اور اس بے گناہ کو خواہ مخواہ بدنام کیا جا رہا ہے

حضورؐ نے فرمایا اے اعرابی سچ بتا تو نے سر جھکا کر کیا پڑھا تھا۔اس نے کہا حضورؐ میں نے یہ درود پڑھا تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِرَبٍّ اَسْتَحْدَثْنَاكَ وَلَا مَعَكَ اِلٰهٌ اَعَانَنَا عَلٰى خَلْقِكَ وَلَا مَعَكَ رَبٌّ نَشُكُّ فِيْ رُبُوْبِيَّتِكَ اَنْتَ رَبُّنَا كَمَا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُبَرِّئَنِيْ بِبَرَاءَتِيْ۔

حضورؐ نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس نے مجھ کو بزرگی عنایت کی ہے میں نے دیکھا کہ مدینہ کی گلیاں فرشتوں سے لبریز ہو گئیں اور سب اس درود کے لکھنے میں مشغول ہیں۔پس جس شخص کو ایسی مصیبت پیش آئے تو وہ اس دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مثل تیری برأت فرمائے گا۔

(۲۰) دمیری حیوۃ الحیوان میں طبرانی سے نقل کرتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو ایک غزوے کی واپسی میں بڑی

ملا جو اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے حضورؐ کی خدمت میں آیا اور سلام کرکے بیٹھ گیا دیر تک باتیں کرتا رہا اتنے میں ایک شخص بھاگا ہوا آیا اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ اونٹنی میری ہے۔ آپؐ نے اعرابی سے دریافت کیا وہ خاموش بیٹھا رہا اور دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ نے بھی اس کی موافقت کی اور حضورؐ نے قطع ید کا حکم بھی دے دیا۔ جب اس کا ہاتھ کاٹنے کو لے گئے تو اونٹ نے کہہ دیا کہ وہ میری چوری سے بری ہے حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اس کو لا سکتا ہے۔ یہ سن کر بہت سے بدری صحابی (جو جنگ بدر میں شریک تھے) دوڑے اور اس کو واپس لائے۔ آپ نے فرمایا اے اعرابی تو نے کیا پڑھا میں دیکھتا ہوں کہ فرشتوں کے جمگھٹے کے سبب زمین پر تل دھرنے کو جگہ نہیں اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ پر درود پڑھا تھا جس کے الفاظ یہ تھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنْ صَلٰوتِكَ شَیْءٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنْ بَرَكَاتِكَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنْ سَلَامِكَ شَیْءٌ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنْ رَحْمَتِكَ شَیْءٌ

بعض بزرگوں نے اس درود شریف کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مجرب بتایا ہے۔ جو شخص خواب میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہو اُسے چاہیئے کہ اکیس دن تک عشا کی نماز کے بعد سو مرتبہ باوضو یہ درود پڑھے۔

اور کسی سے کلام کیے بغیر اُسی جگہ سو جائے۔ انشاءاللہ کامیاب ہوگا

(۲۱) صاحب روض الفائق نقل کرتے ہیں۔ ایک لڑکی فاسقہ کو اسکی ماں ہمیشہ توبہ کے لئے نصیحت کرتی لیکن وہ کم بخت اس کو خشک جواب دے دیتی۔ یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ ماں بیچاری ماں تا کی ماری کو سخت افسوس

ہوا کہ دیکھئے گناہوں کی پاداش میں اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔

بار بار دعائیں مانگتی یا اللہ میری بچی کو عذاب سے محفوظ رکھیو۔ ایکدن اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی لڑکی امید کے خلاف نہایت ہی عیش و آرام میں ہے۔

اس نے تعجب سے دریافت کیا بیٹی یہ کیا حالت ہے واقعی تو آرام میں ہے یا محض میری تسلی کی جا رہی ہے۔ لڑکی نے جواب دیا اماں میں اپنے گناہوں کے سبب عرصہ دراز تک عذاب میں مبتلا رہی۔ لیکن ایک گناہ گار شخص کا قبرستان میں گزرہوا۔ وہ قبروں کی شکستہ حالت دیکھ کر رو پڑا مُردوں کی غربت اور بے کسی سے اُس کا دل بھر آیا۔ اور اس نے اسی وقت تمام گناہوں سے توبہ کی۔ اور جب اس کے دل نے توبہ کی قبولیت کے متعلق شہادت دے دی تو اس نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر سو دفعہ درود اور کچھ قرآن شریف پڑھ کر گورستان کے مردوں کو بخش دیا۔ اس کی برکت سے تمام گنہگار مردوں کی نجات ہوگئی اور ان کو بخش دیا گیا۔

(۲۲) عیسٰی بن عباد نے ابو الفضل الکندی سے خواب میں دریافت کیا مرنے کے بعد آپ سے کس قسم کا معاملہ کیا گیا؟ اُنہوں نے جواب دیا میرے ہاتھ کی دونوں انگلیوں نے مجھے نجات دلوائی۔ عیسٰی نے متعجب ہو کر کہا یہ راز سمجھ میں نہیں آتا۔ انہوں نے کہا جب میں کتاب میں حضورؐ کا نام لکھتا تو آپ کے اسم گرامی کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

(۲۳) صاحب معارج حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ کہ ان سے کسی نے وفات کے بعد دریافت کیا۔ حق تعالیٰ جل شانہٗ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے جواب دیا مجھے اس درود کے باعث

بخش دیا جو میں جمعہ کی شب میں پڑھا کرتا تھا۔ درود یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ۔ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ

(۲۴) امام غزالی اپنی احیا میں حضرت ابی الحسن شافعی کا واقعہ نقل فرماتے ہیں۔ اُنھوں نے حضرت رسول مقبول علیہ السلام کو خواب میں دیکھ کر عرض کیا۔ حضور امام شافعی نے اپنی کتاب کے شروع میں یہ درود لکھا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

آپ کی جانب سے شافعی کو صلے میں کیا ملا۔ حضورؐ نے فرمایا قیامت کو اسی میدان حساب میں آنے کی تکلیف نہ دی جائے گی۔

(۲۵) ابو ذرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے ابو ذرعہ نے اس سے اس مرتبہ کی وجہ دریافت کی اُس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا میں آپ کے نام کے بعد درود لکھتا۔ اس درود کی برکت سے مجھے یہ ثواب اور مرتبہ ملا ہے۔

لقد جاء فینا رسول کریم — وبالمؤمنین رؤف رحیم
رسول له لیس فی الانبیاء — مثیل ند ید عدیل سہیم
بعون الاله الاحد بلغی — صلاتی علی روحہ یانسیم
وسلم الٰهی علی المصطفٰی — الی یوم تحیی العظام الرمیم

چوتھا باب

اس میں درود و سلام کے کلمات کا ذکر کیا جائے گا۔

اگرچہ احادیث صحیحہ مرفوعہ اور موقوفہ میں درود و سلام کے بیشمار کلمات منقول ہیں۔ احادیث کے علاوٗ علماؑ اور مشائخ سے بھی لاتعد ولاتحصی کلمات منقول ہیں۔ ان تمام کلمات کی گنجائش اس مختصر رسالے میں ناممکن ہے ایسے حضرات جن کو مختلف کلمات کا ذوق ہو اُن کو چاہیے کہ دلائل الخیرات کا ورد رکھا کریں اس رسالے میں چند کلمات درود و سلام کے مشہور روایات و آثار سے نقل کئے جاتے ہیں۔

صاحب درمنثور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یارسولؐ اللہ ہم کو سلام بھیجنا تو آتا ہے۔ لیکن صلوۃ کا طریقہ ہمیں معلوم نہیں۔ آپؐ نے فرمایا جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اس طرح کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

صاحب درمنثور نے یہ روایت چند طریقوں سے باختلاف الفاظ بیان کی ہے صرف ان روایتوں کو بیان کیا جاتا ہے جس میں درود کے الفاظ بھی مختلف ہیں تاکہ قارئین جو درود آسان اور سہل سمجھیں اسے اختیار کریں۔

دوسری روایت حضرت ابن عباسؓ سے ہے کہ ہم نے اس آیت کو سنکر کہا یا رسول اللہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ ہمیں آتا ہے۔ آپ صلوٰۃ کا طریقہ تعلیم فرمایئے آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ الخ اس روایت میں اتنے الفاظ اور زیادہ ہیں وَارْحَمْ مُحَمَّدًا کَمَا رَحِمْتَ اٰلَ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

تیسری روایت حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ھٰذَا السَّلَامُ قَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ آپؐ نے فرمایا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ بَیْتِہٖ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

چوتھی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے ہے۔ اس میں حضورؐ نے صرف یہ الفاظ فرماتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ۵

پانچویں روایت عبدالرزاق ابن ابی شیبہ عبدبن حمید۔ بخاری مسلم ترمذی وابوداؤد نسائی۔ ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَلِمْنَاہُ فَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ

حضور سلام بھیجنا تو ہم نے سیکھ لیا۔ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ بعض روایتوں میں

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ آیا ہے۔ یہ وہ درود ہے جو آخری قعدے میں التحیات کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے۔ فقہا فرماتے ہیں اگر کوئی قسم کھائے کہ میں تمام درودوں سے بہتر درود پڑھوں گا تو اسے چاہیے کہ یہ درود پڑھ لے۔ حانث نہ ہوگا۔

جس شخص نے ان کلموں کے ساتھ حضورؐ پر درود بھیجا اس نے آپ پر درود بھیجنے کا پورا ثواب حاصل کر لیا۔

چھٹی روایت۔ ایک رجل نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح درود پڑھتے سُنا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

بعض روایتوں میں لفظ اهل بیته نہیں بیان کیا گیا۔

ساتویں روایت۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص نیکیوں سے پورا حصہ لینا چاہے تو یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ امام شعرانی اپنی کتاب کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ الفاظ کہتا ہے جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ۔ تو ستر فرشتے ان کلموں کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

صاحب الکشف الغمہ نے حضورؐ سے ایک اور درود بدیں الفاظ نقل کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

دارقطنی نے ایک درود اس طرح پر نقل کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَهُمْ صَلٰوةُ اللّٰهِ وَصَلٰوةُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اور بعض روایتوں میں صرف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ہی آیا ہے
اور بعض میں کلمہ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ زیادہ ہے۔

صاحب کشف الغمہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوۃ کا طریقہ دریافت کیا۔

تو آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ پھر فرمایا جو اس کو پڑھے گا اس کے لیے میری

شفاعت واجب ہو گی۔ ایک روایت اس طرح سے بھی نظر سے گزری ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ۔

اس درود کے پڑھنے والے پر میری شفاعت ضروری اور لازمی ہے۔

مصنف کشف الغمہ نے ایک اور روایت نقل کی ہے۔ جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کے پاس صدقہ دینے کو نہ ہو اور وہ ثواب حاصل کرنا چاہے تو یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اس کا ثواب مثل صدقہ کے عطا کیا جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک شخص آیا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ الْعِزَّةِ الْكَرَامَةِ آپ نے اس کو اپنے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے بیچ میں بٹھا لیا۔ صحابہ اس کی اس قدر توقیر پر متعجب ہوئے اور اس کے جانے کے بعد اس کی عزت کا سبب دریافت کیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر ایسا درود بھیجتا ہے جو آج تک کسی نے نہیں بھیجا۔

صحابہ کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۃ

صاحب درمنثور نے اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص ہر روز صبح کو دس دفعہ ایک درود پڑھتا ہے جس کے باعث تمام مخلوق کے اعمالوں کے مثل ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر آپ نے یہ درود فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ

مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ كَمَا يَنْبَغِیْ لَنَا
اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَيْهِ

شاید صاحب درمنثور نے کسی اور واقعہ کا ذکر کیا ہو۔ اور امام شعرانی کی روایت کسی دوسرے واقعہ کے متعلق ہو۔

صاحب کشف الغمہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود کثرت سے پڑھتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جس نے مجھے یہاں خواب میں دیکھا ہے وہ قیامت میں ضرور دیکھے گا اور میں قیامت میں اپنے دیکھنے والوں کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں شفاعت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو حوض کوثر سے پانی پلائے گا۔ اور حوض کوثر سے پینے والے پر دوزخ کی آنچ حرام ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت

اگرچہ اس سلسلے میں بھی اکثر مشائخ کرام سے بہت سے طریقے منقول ہیں۔ ان سب کا احصا تو مشکل ہے لیکن ان طریقوں میں سے چند مشہور طریقے اس جگہ نقل کیے جاتے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اس دولت سے مشرف فرمائے۔

وظائف النبی میں ہے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ ذیل کا درود بکثرت پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ

جو شخص اس درود کو کثرت سے پڑھے گا وہ انشاء اللہ بہت جلد حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو گا۔

صاحب مفاخر الاسلام فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن ھزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ پانچ جمعہ نہ گزریں گے کہ وہ حضورؐ کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ یا خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھے گا جو اس کی مسرت اور خوشی کا باعث ہو گی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے بھی جذب القلوب اور ترغیب اہل السعادت میں چند طریقے لکھے ہیں۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جمعہ کی شب میں (یعنی جمعرات کا دن گزرنے کے بعد) دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ کی پوری سورت پڑھے۔ دو رکعتوں کے بعد سو مرتبہ یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔ انشاء اللہ تین جمعہ نہ گزریں گے کہ زیارت نصیب ہو گی۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور طریقہ بھی لکھا ہے جو شخص زیارت کا شوق رکھتا ہے وہ دو رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام کے بعد ہزار مرتبہ کہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ یہ عمل کرنے والا بہت جلد زیارت سے مشرف ہو گا۔

شیخ موصوف فرماتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت ستر مرتبہ درود شریف

پڑھ کر سویا کرے تو بہت جلد زیارت کی دولت سے مالا مال ہوگا۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَسَرَائِرِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

شیخ عبدالحق قدس سرہٗ فرماتے ہیں رات کو سوتے وقت چند مرتبہ یہ درود پڑھ کر سونے سے بھی زیارت کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامُ۔

شیخ فرماتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔ کی کثرت بھی اس مقصد کے لیے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید اور مؤثر ہے۔

درود شریف کے بقیہ صیغے

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص حوض کوثر کا لبریز جام پینا چاہتا ہے وہ یہ درود پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ

وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

امام سخاوی نے القول البدیع میں ابن ابی عاصم سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو شخص سات جمعہ تک ہر جمعہ کو سات بار یہ درود پڑھے گا اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ جَزَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ہر چند کہ صلوٰۃ وسلام کے اور صیغے بھی احادیث میں مذکور ہیں لیکن بخوف طوالت انہی صیغوں پر اکتفا کیا جاتا ہے ہمنے بقدر ضرورت تمام احادیث میں سے وہ الفاظ جمع کر دیئے ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اب میں اس مختصر رسالے کو عربی کے ایک قصیدے پر ختم کرتے ہوئے ناظرین سے ملتجی ہوں کہ وہ جب اس رسالے کو پڑھیں تو اس عاجز کے لیے دعائے خیر کریں۔

کاش میرا یہ مختصر رسالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درجۂ قبولیت حاصل کرے اور میرے لیے نجات اخروی کا ذریعہ ہو جائے +

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ

شوال المکرم ۱۳۵۷ھ ہجری

اشعار

سادالانام محمد خیرالوریٰ — بفضائل جلت عن الاحصاء
وجوامع الکلم التی مانالہا — احد من الفصحاء والبلغاء
والی الخلائق کلہم ارسالہ — فشفی القلوب لجمۃ الادواء
ولہ الوسیلۃ والشفاعۃ فی غد — ومقامہ السامی علی الشفعاء
ویجیٔ یومئذ کما قد قالہ — انا راکب والرسل تحت لوائی
ولقد دنا من ربہ لما دنا — فی لیلۃ المعراج والاسراء
سمع الخطاب بحضرۃ قدسیۃ — ماحلہا احد من العظماء
وبرؤیۃ الجبار فاز ویالہا — من نعمۃ عظمت علی النعماء
مانال موسیٰ والخلیل وآدم — ما نلت یا سید النجباء
یا کنز مفتقر وملجأ عائذ — یا افضل الاجواد والکرماء
انت الوسیلۃ للالٰہ فسل لنا — عفوا عن الزلات والاھواء
ودخولنا الجنات اول وھلۃ — وشفاعۃ للمنشر الخطاء
بک نستغیث ونستجیر ونلتجی — من ذی البلاء وفتنۃ الامراء
ونروم فضلا من جنابک سیدی — وشفاعۃ یا اعظم العظماء
فالیک ساق اللہ سحب صلاتہ — وجزاک رب العرش خیر جزاء
وعلی صحابتک الرضا متعددا — والآل والاتباع والعلماء

اشعار کا ترجمہ

(۱) محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں اپنی بیشمار خوبیوں کے باعث تمام انسانوں کے سردار اور آقا ہیں
(۲) انہی خوبیوں اور فضائل میں سے ایک فصاحت و بلاغت کا کمال ہے۔ کلام کی جامعیت کا آپ کو وہ مرتبہ عطا ہوا ہے جس کو آج تک کوئی فصیح و بلیغ شخص حاصل نہیں کر سکا۔
(۳) آپ تمام مخلوق کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ نے ان دلوں کو شفا بخشی ہے جو بہت سے امراض میں مبتلا تھے
(۴) قیامت میں آپ ہی کے لئے وسیلہ ہے اور آپ ہی کے لئے شفاعت ہے اور آپ کا مقام تمام شفاعت کرنے والوں سے بلند و بالا ہے۔
(۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے قیامت میں اس شان سے تشریف لائیں گے کہ آپ سواری پر سوار ہوں گے اور تمام پیغمبر آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔
(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے پروردگار سے انتہائی قرب حاصل کیا۔
(۷) معراج کی شب میں اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب پہنچکر آپ نے کلام اور خطاب کا شرف حاصل کیا جو کسی بڑے سے بڑے کو میسّر نہیں ہوا۔
(۸) شب معراج میں اللہ تعالیٰ کی رویت اور زیارت کا شرف حاصل کیا ان نعمتوں کی عظمت اور بڑائی کا کیا کہنا ہے جو آپ کو اس رات میں حاصل ہوئیں۔
(۹) اے تمام شرفا کے سردار جو مرتبہ آپ کو حاصل ہوا ہے وہ مرتبہ نہ تو حضرت آدم کو ملا اور نہ حضرت موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کو میسّر ہوا۔
(۱۰) اے غریبوں اور فقیروں کے خزانے اور اے پناہ تلاش کرنے والوں کی جائے پناہ اے تمام شرفا اور سخاوت کرنے والوں سے بہتر رسول۔
(۱۱) آپ ہی ہمارے حقیقی وسیلہ ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری لغزشوں کو اور ہماری غلط خواہشوں کو معاف کرا دیجیے۔
(۱۲) اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کر دیجیے کہ ہم عذاب کے بغیر قبروں سے اُٹھتے ہی جنت میں داخل کر دیئے جائیں اور ہماری تمام خطائیں آپ کی شفاعت سے معاف ہو جائیں۔
(۱۳) ہم ہر قسم کی بلاؤں اور ظالم امرا اور حکام کے فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں اور آپ کے واسطے سے التجا کرتے ہیں اور فریاد کرتے ہیں۔
(۱۴) اے ہمارے آقا اور اے ہمارے سردار اے سب بڑوں کے بڑے اور بزرگ ہماری تمنا یہ ہے کہ آپ کا فضل اور آپ کی شفاعت ہم کو نصیب ہو۔ (۱۵) اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی گھٹائیں آپ کی جانب بھیجے اور عرش کا مالک آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے (۱۶) اور آپ کے اصحاب آپ کی آل اور آپ کے متبعین اور آپ کی اُمت کے علما پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کی بارش ہو +

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج احمد سعید صاحب

کی

پہلی تقریر سیرت

حضرت سحبان الہند الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی تصانیف کو جو شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہوئی ہے اور ہندوستان و بیرون ہند میں حضرت ممدوح کی کتابیں جس ذوق و شوق سے پڑھی جاتی ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ اردو داں حضرات کے لئے دلی کی صاف و شستہ زبان میں سلاست بیان اور صحت معانی کے اعتبار سے یہ تصانیف ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں اور عوام و خواص کو مذہبی معلومات کا بہترین ذخیرہ بہم پہنچاتی ہیں۔ دینی بکڈپو نے ان کتابوں کو نہایت اہتمام و انتظام کے ساتھ عمدہ کاغذ بہتر کتابت اور اعلیٰ طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے اور ان کی قیمتیں ایسی رکھی ہیں کہ ہر شخص ان سے مستفید ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا کی تصنیفات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

تقریر سیرت مولانا کی یہ مشہور تقریر ہے جو آپ نے اٹاوے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کی تھی۔ مولانا کی اس تقریر کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے مولانا کی اس تقریر کے متعلق اخبارات و رسائل نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اُن کا شائع کر دینا کافی ہوگا۔

معارف کی رائے:۔ تقریر مجموعی حیثیت سے بیحد دلچسپ اور مطالعہ کے قابل ہے!

جامعہ کی رائے:۔ مولانا نے نہایت شگفتہ اور اچھوتے انداز میں آنحضرت کی سیرت قوم کے سامنے پیش کی ہے!

مدینہ بجنور کے تاثرات جو حضرات سیرت نبوی کے ساتھ حالات حاضرہ پر نہایت دلفریب تبصرہ ملاحظہ فرمانا چاہیں وہ اس تقریر کو منگا کر ضرور مطالعہ فرمائیں!

خلافت کا اظہار خیال:۔ ضرورت ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان کے گھر میں پہنچائی جائے!

مذکورہ چند اخبارات و رسائل کی رائے اس امر کی ضامن ہے کہ یہ کتاب مسلمانوں کے لئے بیحد ضروری اور مطالعہ کے قابل ہے، قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ (عہ)

نوٹ:۔ اس کتاب کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں قرآن مجید، حمائل شریف وغیرہ فرمائش آنے پر ”دینی بک ڈپو۔ کوچہ ناہر خاں۔ دہلی“ سے روانہ کیجاتی ہیں۔